# صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 30 اگست 2021ء بمطابق 21 محرم الحرام 1443 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر پینتیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

---

## تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

اِنَّ عَلَینَا لَلھُدٰی ○ وَاِنَّ لَنَا لَلاٰخِرَۃَ وَالاُولٰی ○ فَاَنذَرتُکُم نَارًا تَلَظّٰی ○ لَا یَصلٰھَآ اِلَّا الاَشقَی ○ الَّذِی کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ○ وَسَیُجَنَّبُھَا الاَتقَی ○ الَّذِی یُؤتِی مَالَہٗ یَتَزَکّٰی ○ وَمَا لِاَحَدٍ عِندَہٗ مِن نِّعمَۃٍ تُجزٰٓی ○ اِلَّا ابتِغَآءَ وَجہِ رَبِّہِ الاَعلٰی ○ وَلَسَوفَ یَرضٰی۔

(ترجمہ): بے شک راستہ بتانا ہمارے ذمہ ہے۔ اور درحقیقت آخرت اور دنیا، دونوں کے ہم ہی مالک ہیں۔ پس میں نے تم کو خبردار کر دیا ہے بھڑکتی ہوئی آگ سے۔ اُس میں نہیں جھلسے گا مگر وہ انتہائی بدبخت۔ جس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا۔ اور اُس سے دور رکھا جائیگا وہ نہایت پرہیزگار۔ جو پاکیزہ ہونے کی خاطر اپنا مال دیتا ہے۔ اُس پر کسی کا کوئی احسان نہیں ہے جس کا بدلہ اُسے دینا ہو۔ وہ تو صرف اپنے رب برتر کی رضاجوئی کے لیے یہ کام کرتا ہے۔ اور ضرور وہ (اُس سے) خوش ہوگا۔ وآخِرُ الدَعوَانا أَنِ الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ۔

**جناب سپیکر:** جزاک اللہ۔

**جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:** جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر:** خوشدل خان صاحب۔

## رسمی کارروائی

**جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:** سپیکر صاحب، آپ کا بہت بہت شکریہ۔ میں ٹائم نہیں لونگا، میں صرف یہ ریکویسٹ کرونگا ایک تو، سپیکر صاحب، میرے تقریباً Fifty call attentions پڑے ہوئے ہیں اور اس میں کوئی بھی نہیں آرہاہے، بار بار آپ سے بھی میں نے ریکویسٹ کی تھی اور وہ بہت Important issues اس میں ہیں گورنمنٹ کے بارے میں۔ دوسری میری یہ گزارش ہے کہ جو کال اٹینشن ایسا ہو جس میں کسی ڈیپارٹمنٹ کے خلاف ہو یا کسی ڈیپارٹمنٹ کی کرپشن کے بارے میں ذکر ہو یا کسی ڈیپارٹمنٹ کی نااہلی کے بارے میں لکھا ہو، وہ بالکل نہیں آتا بلکہ آپ کے آفس سے اس پر Objection ہو کر وہ ہمیں واپس بھیج دیتے ہیں، پھر ہم اس کو دوبارہ Submit کرتے ہیں کہ آپ جس Rule کو Refer کرتے ہیں اس Rule میں یہ نہیں آتے تو پھر وہ Entertain کرتے ہیں، تو Kindly یہ تو ہمارا بزنس ہے۔ دوسرا، ہماری یہ ایک ریکویسٹ ہوگی کہ آپ نے بھی فرمایا تھا کہ آئندہ ہم Private Day کرینگے، لیکن پھر ابھی تک نہیں ہورہاہے کیونکہ ہمارا زیادہ تر بزنس جو ہے، لوگوں کے مسائل ہوتے ہیں، یہ ذرا Kindly کیونکہ Private Day تو Mandatory provision ہے۔ Thank you.

**جناب عنایت اللہ:** سپیکر صاحب، میں۔۔۔۔۔

**جناب سپیکر:** عنایت صاحب۔

**جناب عنایت اللہ:** بڑی Important بات انہوں نے کی ہے اور ہمیں اسمبلی کے اندر جو چیز ہمیں بتا دی جاتی ہے کہ بالکل سب سے زیادہ میرٹ پر ہوتا ہے، وہ کوئسچنز ہوتے ہیں، یعنی ہمیں کہا جاتا ہے کہ کال اٹنشن نوٹسز وغیرہ تو Discretion پہ ملتے ہیں، سپیکر صاحب کے ساتھ رابطہ ہو جاتا ہے یا اس کی Manage کئے ہوتے ہیں تو وہ آجاتے ہیں، اس کا کوئی Procedure نہیں ہے یا ایڈجرنمنٹ موشن وغیرہ کا اور اس طرح چونکہ Private Members` Day نہیں ہوتا ہے تو ریزولوشن کو بھی Manage کرنا پڑتا ہے، یعنی ہم سمجھتے ہیں آپ کو Recommend کرنا چاہیں گے کہ آپ اس پہ

بیٹھ کر یا جو آپ کی بزنس ایڈوائزری کمیٹی ہے، اس کے ساتھ بیٹھ کر یا اپنی ٹیم کے ساتھ بیٹھ کر کوئی ایسا Transparent system develop کرنا چاہیے کہ جس کی جو بھی وہ ہو As per procedure اور As per principle وہ چیزیں آجائیں ایک یہ۔ کوئسچنز کے بارے میں بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کوئسچنز کے بارے میں یہ ہوتا ہے کہ ایک منٹ بھی، کوئی آدھا منٹ بھی پہلے آپ سے کسی نے کوئسچن جمع کیا تو آپ کے کوئسچنز بالکل Bottom پہ چلے جائیں گے بلکہ سرے سے آئیں گے ہی نہیں۔ سر، اس بات کی Arrangement ہونی چاہیئے کہ جو لوگ کوئسچنز جمع کرتے ہیں، یہ جو ٹائم والا اس پہ آپ دیکھ لیں، اس پہ لوگوں کے پرائیویٹ سیکرٹریز ہوتے ہیں اور پرائیویٹ سیکرٹریز نے اپنے بغل کے اندر کوئسچنز رکھے ہوتے ہیں اور جوں ہی، وہ خود جمع نہیں کرتے وہ ممبران، جونہی یہاں اجلاس ختم ہو جاتا ہے وہ وہاں جا کر حوالہ کرتے ہیں، تو بہت سے ممبران ہم سے پوچھتے ہیں کہ ہمارے کوئسچنز کا کیا ہو رہا ہے، ان بیچاروں کا یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔

<u>ملک ظفر اعظم</u>: اپنا اپنا نمبر دے دیتے ہیں۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: ہاں، اپنا اپنا نمبر دے دیتے ہیں، تو اس کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ دوسری بات جو خوشدل خان صاحب نے کہی ہے، Private Members` Day کی سر، آپ کے Tenure میں کوئی ایک بھی پرائیویٹ ممبر بل پاس نہیں ہو سکا ہے، میں سمجھتا ہوں، آپ اپنا یہ کریڈٹ ضرور لے لیں کہ جو ہمارے Private Members` Businesses Bill form میں موجود ہیں ہر ممبر کے، اس کے لئے کوئی Procedure ڈھونڈیں کہ یہ جو Thursday ہے، میں سمجھتا ہوں یہ جمعہ کو جو ہے، یہ آپ کی مجبوری ضرور ہے لیکن جمعہ کو Change کر دیں اور Thursday کو Monday, Tuesday اور Thursday یہ اجلاس اگر رکھیں گے تو یہ سلسلہ آگے Smoothly چلے گا۔

<u>جناب بہادر خان</u>: جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، بہادر صاحب۔

<u>جناب بہادر خان</u> سپیکر صاحب، ما تقریباً 2018 کښې په 2019 کښې کوئسچنې جمع کړې دی او تر اوسه پورې د هغې یو نمبر را نغلو، دا خو ورځې چې دا سیشن دے، هم دا خو نومونه دی چې دا راځی، هم په توجه دلاؤ نوټس کښې او هم په کوئسچنز کښې او هم ایډجرنمنټ موشنز کښې، زما عرض دا دے چې دا خو د هر ممبر حق دے چې کوئسچن جمع کړی چې هغه جواب راشی او هغه ته ئے پیش

کړئ، نو دا مونږه هسې ځو راځو، که دلته کمیټی ته حواله شی هغه میټنګ نه راغواړی، که کوئسچن جمع کړو د هغې جواب نه راځی، په اسمبلئ کښې نه راځی، بل اخر مونږه دې تنخواه له ځو راځو که نه دې له به راځو چې یره څه به دلته وایو هم او څه جواب به هم اخلو؟

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب بہادر خان: مهربانی اوکړئ، دې سټاف ته دا ریکویسټ کوؤ سر۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں، تشریف رکھیں، میں جواب دیتا ہوں، آپ کے یہ جتنے کوئسچنز ہیں، سارے آپ ہی لوگوں کے ہیں، سارے، ایک سیکنڈ، اس بات کو Windup کرتا ہوں تاکہ آگے بزنس سٹارٹ کرتے ہیں، میں ان کو جواب دیتا ہوں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اوہو، پھر یہ پوائنٹ آف آرڈر ہی چلتا رہے گا، چلیں آپ بھی بات کر لیں، کر لیں نگہت اورکزئی صاحبہ، بات۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اوہ، اللہ کا واسطہ ہے میرا مائیک کھول دیا کرو، میری تمھارے لوگوں کے ساتھ کوئی دشمنی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کھل گیا، کھل گیا مائیک۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ایک تو جناب سپیکر صاحب، مجھے بہت افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ: ـ مکتب عشق کا دستور نرالہ دیکھا اس کو چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا۔ تو اس میں، ہم ایسے لوگ ہیں کہ ہم Exact دو بجے جب آپ اناؤنس کرتے ہیں ہم آجاتے ہیں اور دو بجے سے پھر چار بجے اور ابھی دیکھیں پونے چار بجے شروع ہوا سر، ان کو کہیں، (مداخلت) بیٹھیں، میں اسی پہ بات کرنا چاہتی ہوں، آج میرا دماغ بہت زیادہ خراب ہے۔ جناب سپیکر صاحب، انہوں نے بات کی ہے کہ کسی کا اسسٹنٹ ہے، اب میرا بیٹا ہے، میرا بیٹا میرے لئے کام کرتا ہے، اس میں کسی کو کیا اعتراض ہے کہ ممبر جاکر اب خود بیٹھے گا یا کوئی اس کا سیکرٹری بیٹھے گا، تو سیکرٹری Provide کرنا تو اسمبلی کا کام ہے، ان کو پرائیویٹ سیکرٹری دیں کیونکہ انہوں نے انگلینڈ دیکھا ہوا ہے اور انگلینڈ میں تین سیکرٹریز ہوتے ہیں، اسسٹنٹ سیکرٹری ہوتے ہیں، ایک Constituency کے لئے ہوتا ہے اور ایک لیجسلیشن کے لئے ہوتا ہے اور ایک آفس۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا نام ہی نہیں لیا انہوں نے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میں اپنی بات کی طرف بھی آتی ہوں، یہ دیکھیں یہ میری قرارداد ہے اور میرے اپنے کسی کام کی قرارداد نہیں ہے، یہ قرارداد اس ہاؤس کے تمام لوگوں کے لئے ہے، سال ہو گیا ہے کہ اس پہ Process ہو کر یہ پڑی ہوئی ہے۔اس طرح میرے کال اٹینشنز پڑے ہوئے ہیں لیکن سوائے ان کو ئسچنز کے کہ اس پہ ہم بہت محنت کرتے ہیں، یہ آجاتے ہیں باقی کوئی ہماری نہ قرارداد آتی ہے، نہ کال اٹنشن آتا ہے، جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

(جناب سپیکر اسمبلی سیکرٹری سے بات کرتے رہے)

جناب سپیکر: دیکھیں، یہ جو بات خوشدل خان صاحب نے کی، عنایت خان صاحب نے کی، نگہت بی بی نے کی، بہادر خان صاحب نے کی۔

جناب میر کلام خان: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اب بیٹھ جاؤناں، خیر ہے بعد میں ٹائم دے دیتا ہوں، یہ کوئی اور ایک چیز پہ ہم بات کر رہے ہیں اس کو ذرا Windup کرلیں پھر اگلی بات کوئی کرتے ہیں۔ میر کلام، پلیز، پلیز تشریف رکھیں، بہت ٹائم گزر گیا، آئندہ خوشدل خان صاحب، عنایت خان صاحب، ہر اجلاس جو نیا ہم Start کریں گے، ہم بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں یہ چیزیں طے کرلیں گے کہ کیا کیا بزنس آپ نے لانا ہے، کس کس کا بزنس آنا ہے؟ یہ اس کے اندر طے ہو جائے، سٹاف ہمارے ساتھ ہو گا، ایجنڈا میں نے پہلے بھی یہ بات کی تھی کہ آپ لوگ ہمارے لوگوں کے ساتھ مل کے خود بنادیا کریں، شروع میں، کہ اس سیشن کے اندر یہ یہ چیزیں، اب کوئسچنز ہیں، کوئسچنز کا ایک طریقہ کار ہے کہ وہ اپنے ٹائم پہ آرہے ہوتے ہیں، جس طرح جمع ہوتے ہیں وہی ان کا میرٹ ہوتا ہے، وہ چلتے رہتے ہیں، اب بعض ممبر کے زیادہ کوئسچنز ہیں تو وہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ انہی کا کیوں آرہا ہے؟ تو انہی کا تب آرہا ہے کیونکہ وہ Already جمع ہوئے ہوتے ہیں، وہی ہم سے پورے نہیں ہو پا رہے اور ترتیب وہی ہماری چل رہی ہے، اس کو بھی آپ Change کرنا چاہتے ہیں The House and Business Advisory Committee کی میٹنگ میں اس پہ بھی ہم بیٹھ کر آپ کے ساتھ بات کرلیں گے اور باقی جو Thursday کا آپ نے کہا، Private Members` Day، میرے سیکرٹریٹ نے مجھے بتایا کہ ہم ہر Week میں اس کے اوپر کرتے ہیں لیکن کسی کا بزنس ہی نہیں ہوتا، ہمارے پاس کسی ممبر کا Public Day کے لئے، Private Day

کے لئے، تو بہرکیف آپ اس کے لئے بزنس دیں، Thursday کو میں رکھا کروں گا آپ کے لئے لیکن کوئی بزنس تو ہو، اس کو ہم اس ایجنڈے میں ڈال سکیں اور Accordingly ہم Thursday کا کر لیتے ہیں آپ کے لئے۔ کونسچنز آور۔

جناب میر کلام خان: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: میر کلام! کونسچنز آور کے بعد، آپ میرے چھوٹے بھائی ہیں، پلیز تشریف رکھیں۔

## نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: محترمہ شگفتہ ملک، اچھا یہ Defer ہو گیا۔ اب پھر نگہت اورکزئی صاحبہ آ گئیں، 12658، نگہت اورکزئی صاحبہ۔

* 12658 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ میں سال 2015 سے تاحال بھرتیاں عمل لائی گئیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کل کتنی بھرتیاں کی گئی ہیں، تمام بھرتی شدہ افراد کے شناختی کارڈ، ڈومیسائل اور پوسٹوں کی تفصیل سمیت خواتین اور معذور افراد جو مذکورہ عرصہ میں بھرتی کئے، ان کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ریاض خان (معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں، محکمہ مواصلات و تعمیرات میں سال 2015 سے تاحال بھرتیاں عمل میں لائی گئی ہیں۔

(ب) کل بھرتیاں مندرجہ ذیل کی گئیں:

| نمبر شمار | نام آسامی | تعداد |
|---|---|---|
| 1 | سب انجینئر (بی پی ایس 12) | 94 |
| 2 | کمپیوٹر آپریٹر (بی پی ایس 16) | 5 |
| 3 | اسسٹنٹ (بی پی ایس 12) | 18 |
| 4 | جونیئر سکیل سٹینوگرافر (بی پی ایس 14) | 14 |
| 5 | ڈرافٹ مین (بی پی ایس 12) | 17 |
| 6 | ٹریسر (بی پی ایس 7) | 36 |
| 7 | جونیئر کلرک (بی پی ایس 11) | 111 |

| |
|---|
| تمام بھرتی شدہ ملازمین کی تفصیل جس میں خواتین، اقلیتی اور معذور افراد بھی شامل ہیں ہمراہ لف ہے جس میں تمام ملازمین کے شناختی کارڈ اور ڈومیسائل درج ہیں۔ |

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ یہ میرا سوال جو ہے تو وزیر مواصلات ریاض صاحب سے ہے، اگر وہ Attention دیں تو۔ جناب سپیکر صاحب، یہ اتنا بڑا دھتہ ہے اور اس کو میں نے تین چار دن میں سٹڈی کیا ہے، یہ اتنا بڑا دھتہ ہے جس میں میں نے ان سے تفصیل مانگی ہے اور تفصیل میں جو سب سے پہلی بات آتی ہے کہ میں نے ان سے پوچھا ہے کہ 2015 سے تاحال بھرتیاں جو عمل میں لائی گئی ہیں، ان کا جواب دیں۔ انہوں نے جواب میں کہا کہ کل بھرتیاں مندرجہ ذیل کی گئی ہیں اور ڈومیسائل پوسٹوں کی تمام خواتین و معذور افراد اور تمام سر، اگر پہلے آپ دیکھیں جو انہوں نے Open پہ لئے ہیں، میں نے یہاں پہ بات کی ہے، سب انجینئر ہیں 12، کمپیوٹر 16، اسسٹنٹ 12، جونیئر سکیل سٹینو گرافر 14 سر، یہ پہلے نمبر پہ 94 جو تعداد ہے، اس میں جو کوٹہ سسٹم ہے وہ Zero ہے، کوئی بھی عورت اس پہ نہیں لی گئی کوٹہ سسٹم پہ، کیونکہ Already کوٹہ سسٹم عورتوں کا ہے۔ اسی طرح جناب سپیکر صاحب، اس میں جو مینارٹی والے ہیں جناب سپیکر صاحب، اس میں پانچ مینارٹی کی جو آسامیاں ہیں وہ کسی اور کو دے دی گئی ہیں، مینارٹی والوں کو نہیں ملی ہیں۔ اس میں Disable کی جو ہیں وہ بھی کسی کو نہیں دی گئی ہیں۔ اسی طرح پھر میں آتی ہوں 14 پہ، 14 پہ Zero اور مطلب Female zero اور Disable zero ہے، اور Zero جو ہے تو وہ مینارٹی ہے، میں یہاں پہ اپنے مینارٹی والوں سے بھی درخواست کرتی ہوں اور خواتین سے بھی درخواست کرتی ہوں کہ ہمیں Empowerment کرنی ہے خواتین کو بھی اور مینارٹی کو بھی ہم لوگوں نے کسی جگہ پہ پہنچانا ہے، تو مہربانی کرکے مینارٹی والے بھی اس پر ذرا سا غور کر لیا کریں کہ جو کوئسچن میں لاتی ہوں تو اس میں ضمنی بھی سوال ذرا مہربانی کرکے کر لیا کریں۔ اچھا جناب سپیکر صاحب، اب یہاں پہ Women quota جو ہے تو وہ Nil ہے۔ اب آپ آگے بڑھتے جائیں، یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس جو ہے تو وہ آگے آتی ہوں جناب سپیکر صاحب، یہ صفحہ نمبر، یہ پھر صفحہ نمبر ہے، صفحہ نمبر تو نہیں لکھا گیا لیکن اس میں بھی Zero disabled, male one, female 2، یعنی یہ دو ہوئیں، پھر آگے آتے ہیں جی Disable zero, female zero، جو مینارٹی ہے Zero، پھر آگے آ جائیں جی سر، پھر سوال جو ہے وہ یہ ہے کہ آیا تمام بھرتی شدہ افراد کے شناختی کارڈ اور ڈومیسائل پوسٹوں کے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی، سپلیمنٹری کریں تاکہ وہ آپ کو جواب دیں۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میں آپ کو Proof دینا چاہتی ہوں ناں تاکہ اس ہاؤس کو پتہ چلے۔۔۔۔
جناب سپیکر: Proof تو آگیا۔ Answer is taken as read، اب آپ یہ بات کریں۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: Answer is read that کہ ہم نے یہاں پہ جو ینارٹی کی سیٹیں ہیں وہ بھی کسی اور کو دے دی، خواتین جن کو ہم Open merit پہ نہیں آئیں، دو یا تین عورتوں کو انہوں نے کوٹہ سسٹم میں لایا پھر یہ کہتے ہیں کہ جی سویپر اور خانساماں اور دوسرے جو ہیں تو وہ عورتوں کے لیے Suitable نہیں ہیں، تو وہی تو Proof آپ کو دے رہی ہوں کہ انہوں نے خانساماں بھی لیا ہوا ہے، Female اور سویپر بھی لیا ہوا ہے، اسی طرح کلاس فور میں اور بھی ایک آدھ اور اب میں چاہتی ہوں۔۔۔۔
جناب سپیکر: ٹھیک ہو گیا، You have a proof, you have a proof in these documents، ہم منسٹر صاحب سے جواب لیتے ہیں۔ جی نثار خان صاحب، سپلیمنٹری۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ پورا اگر میں آپ کو اگر سناؤں تو اس پہ ایک گھنٹہ لگے گا۔
جناب سپیکر: ہے ناں، جی جی۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ دیکھیں میں نے اس کو سارا کچھ یہ کیا ہوا ہے، تو سر، منسٹر صاحب کو ڈیپارٹمنٹ جو جواب دیتا ہے، یہ منسٹر صاحب کا سر، میں یہاں پہ بار بار کہتی ہوں، یہ منسٹر صاحب کا تو قصور ہی نہیں ہے کیونکہ اس دن جب شوکت یوسفزئی صاحب نے Bill پیش کیا تو انہوں نے یہاں پہ آکر صرف اپنی امنڈمنٹ کو پڑھا اور میں نے پورا Bill پڑھا تھا، تو میں نے ان کو کہا کہ اس Bill میں تمہاری تنخواہ بھی ہے، تمہارے جو Portion جو یہ Female کو نہیں لے رہے تھے، تو میں نے کہا کہ اس میں Female کی اور تمہارا جو Composition ہے، ان کی تنخواہ بھی ہے، تو کہتے ہیں، اچھا مجھے تو پتہ نہیں ہے۔ تو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ منسٹر صاحب اس کے لئے بالکل بھی وہ نہیں ہوتے ہیں، ڈیپارٹمنٹ جان بوجھ کر ان لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے ایسے سوالات دیتا ہے، تو میں چاہتی ہوں کہ میرا یہ سوال، میں پہلی دفعہ ریکویسٹ کر رہی ہوں، میں نے کبھی نہیں کہا آپ سے کہ یہ کمیٹی کے حوالے لیکن اس میں بہت زیادہ مطلب مجھے اطمینان نہیں ہے تو۔

جناب سپیکر: Okay۔ نثار خان صاحب، سپلیمنٹری، نثار صاحب کا مائک کھولیں جی۔

جناب نثار احمد: شکریه جناب سپیکر صاحب، زما د دې سره Related دغه دا دی چې زمونږ په New merged اضلاع کښې اهم ډیپارټمنټس چې کوم دی بلډنگز او روډز جدا شو خو زما په ضلع کښې د هغه ورځ د دوه میاشتو د ریو خبره ده چې آفسز جدا شوی دی خو د نن پورې د هغوی د پاره چې کوم کلاس فور یا د کلرک یا څه کوم Vacant پوستونه دی، د هغې هم اشتهار څه پته نه لګی چې را نغے اوسه پورې او هسې نه چې هغه Vacant پوستونه به څنګه ډکیږی؟ زما بل دا چې منسټر صاحب ماته دوه هفتې مخکښې دوه نیمې هفتې مخکښې دا دغه ئے راکړې وه، یقین دهانی ئے راکړې وه چې زما په علاقه کښې دوه درې سړکونه دی چې په هغې باندې کار شروع دے خو هغه کار د نیشت برابر دے، خلقو ته ډیر زیات تکلیف دے، چونکه ډیپارټمنټ هغوی وائی چې مونږ ډیپارټمنټ ته وئیلی وو چې تاسو سره کښینی خو د اوسه پورې سی اینډ ډبلیو ډیپارټمنټ دا زحمت اونکړو چې هغه ټهیکدار هم مطمئن کړی، مونږه هم مظمئن کړی چې یره دا کار ولې Delay دے، څه وجه ده؟ او هلته دوړه ده، ټوله دوړه الوزی، خلق بیماران شول، ډیر په تکلیف باندې دی او هغې باندې په پریس کښې هر وخت Statements هم راروان دی۔ ډیره مننه جی۔

Mr. Speaker: Ji, Riaz Khan, Minister for C & W.

جناب ریاض خان (معاون خصوصی برئے مواصلات و تعمیرات): جی شکریہ، جناب سپیکر۔ جو نگہت بی بی کا جو کوسچن ہے، جب ہم جواب بھجواتے ہیں کوئی Simple ہو، اس میں سے زیادہ Detail نہ ہو تو پھر بھی یہ گلہ کرتے ہیں کہ Detail نہیں ہے، تو جب ہم پوری Detail کے ساتھ ایک ایک چیز جب ہم بھجواتے ہیں تو پھر یہاں پر گلہ کرتے ہیں کہ چار دن اس پہ ہم نے گزارے ہیں کہ چار دن میں یہ ہم نے پڑھا ہے۔ جو اس کا کوسچن ہے کہ کتنی بھرتیاں ہوئی ہیں 2015 سے لے کر ابھی تک 2021 چھ سال کی پوری Detail district wise ہر ایک چیف آفس سے، ان کا کوسچن ڈویژن گیا ہے، ڈویژن سے اس کی Detail آئی ہے، بلڈنگ ڈویژن سے الگ ہے، ہائی وے ڈویژن سے الگ ہے، جو Through Public Service Commission ہیں اس کی بھی Detail ہے، ایک منٹ۔۔۔۔

**جناب سپیکر:** یہ کہتی ہیں کہ Quota observe نہیں کیا گیا۔

**معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات:** ایک منٹ، سپیکر صاحب، جو Through Public Service Commission ہوئی ہیں Appointments / recruitments، ان کی بھی تفصیل ہے، Through ETEA جو ہیں تو پورے ابھی سی اینڈ ڈبلیو میں ہم نے یہ کیا ہوا ہے کہ کلاس فور سے اوپر جتنی بھی ہماری پوسٹیں ہیں، ٹریسر کی ہیں، جونیئر کلرک کی ہیں، جتنی بھی ہیں وہ Through ETEA ہم کرا رہے ہیں۔ ابھی جو حال ہی میں یہ Restructuring ہوئی ہے ڈیپارٹمنٹ کی، تقریباً کوئی چھ سو کے قریب جو نئی پوسٹیں آئی ہیں، ان کی بھی Advertisement through ETEA اور پبلک سروس کمیشن کو بھجوائی ہیں، SDOs کی، ان کی بھی پرسوں دو تین دن پہلے اشتہار آ گیا ہے تو ابھی میں اس میں آگے اس کی کونسی چیز چھپی ہے؟ اور باقی رہی کوٹے کی بات، تو یہ تو اسی گورنمنٹ کی تحریک انصاف حکومت کا ہی یہ کارنامہ ہے کہ ہم Minority کا کوٹہ دو سے بڑھا کر پانچ پرلے کر گئے ہیں، تو ہم یہ کس طرح کر سکتے ہیں کہ جہاں پہ خواتین کا کوٹہ ہو، جہاں پہ Minority کا کوٹہ ہو، جہاں پر Disable کا کوٹہ ہو، جو ان کا اپنا ایک پورا (طریقہ کار) ہے، اس پہ اترتا ہو، ہم تو زیادہ کر رہے ہیں، البتہ اس کو، تو ہم ختم کیسے کر سکتے ہیں، Specific یہ مجھے بتائیں، ایک ڈویژن کا مجھے بتائیں، ایک اس کا مجھے بتائیں Through ETEA جو ہم نے بھجوائی ہیں اور وہ آئی ہوں اور یہاں پر نہ ہوں، تو یہ آ کر بیٹھ جائیں، ڈیپارٹمنٹ کا یہاں پر ہمارا آفیسر ہو گا، ہم ادھر ہی بیٹھتے ہیں، میں ان کو بتا دیتا ہوں، آفس کے بجائے ادھر ہی جس جس چیز پہ، یہ صوبہ ہم سب کا ہے، جتنا گورنمنٹ کا ہے اتنا ہی یہ اپوزیشن کا اس پہ وہ ہے حق ہے، یہ بات بتا بھی سکتے ہیں، جہاں کہیں پہ بھی کوئی اس طرح کی کوئی چیز غلط ہو رہی ہو اس کی نشاندہی بھی کر سکتے ہیں، ہم نہ ان سے کوئی چیز چھپائیں گے نہ چھپائی ہے اور ان شاءاللہ جو گورنمنٹ کا ہمارا منشور ہے، تحریک انصاف کو جو Mandate ملا ہے اس بات پہ کہ جو بھی چیزیں ہوں قوم کے سامنے ہوں، تو ان شاءاللہ ایسی کوئی بات نہیں ہو گی۔ رہی بات ہماری، ہمارا نثار صاحب جو ہیں جو بونیر میں بھی ڈویژن بنا ہے، وہاں کا بھی ابھی تک ایڈورٹائزمنٹ نہیں لگا ہے، جو کلاس فور کی سیٹیں ہیں جو یہاں پر ہمارے ایم پی ایز صاحبان ہیں، چاہے وہ گورنمنٹ کے ہیں چاہے وہ اپوزیشن کے ہیں، ان کے ضلعوں میں ہوں تو ان شاءاللہ ان کی باقاعدہ Recommendation بھی انکے ساتھ ہو گی اور ان کی Recommendation کے ساتھ ہم وہ پوسٹیں کلاس فور کی ہم وہ Fill کریں گے۔ روڈز کا جو میں

نے بتا دیا ہے، کام اس پہ شروع ہے، ان شاءاللہ ڈیپارٹمنٹ ان کے ساتھ بیٹھے گا، میں پھر اس کو ڈیپارٹمنٹ کو Direct کرتا ہوں کہ نثار صاحب کے ساتھ بیٹھیں اور جو جو بھی ان کے خدشات ہیں وہ ان کو ختم کریں۔

Mr. Speaker: Nighat Bibi, satisfied?

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، جناب سپیکر صاحب، یہ کہتے ہیں تو ابھی میں پھر ایک ایک لفظ، یہ تو پھر ایک گھنٹہ لگے گا، اگر آپ کہتے ہیں تو میں ایک ایک صفحہ جس کو میں نے Mark کیا ہوا ہے، پھر میں وہ بتاتی جاؤں گی اور یہ پھر مجھے ایک ایک صفحے کا جواب دیتے جائیں۔ میں نے آپ سے کہا ہے کہ میں نے کبھی بھی آپ سے یہ نہیں کہا کہ میرا سوال کمیٹی کو بھجوائیں کیونکہ میں کمیٹیوں پہ، کیونکہ کمیٹیوں میں چلا بھی جائے تو کچھ نہیں ہوتا اور آج بھی میں صرف آپ سے یہ Surety چاہتی ہوں جناب سپیکر صاحب، Through Minister اور اس پورے ہاؤس کے لئے کہ پانچ فیصد آپ نے یہاں پہ رکھا ہوا ہے عورتوں کے لئے جبکہ آپ کے اپنے پنجاب میں پندرہ پرسنٹ ہے اور سندھ میں بھی پندرہ پرسنٹ ہے جبکہ میں نے جب یہاں پہ بات کی تھی، دس پرسنٹ کی تاکہ Empowerment ہو، quality ہو تاکہ عورتیں زیادہ سے زیادہ کام کرنے کے لئے آسکیں۔ اسی طرح Disable کے لئے میں نے سی ایم صاحب نے چار پرسنٹ کا کوٹہ Allowed کیا ہوا تھا، Announce کیا ہوا تھا، نشتر ہال میں وہ دو پرسنٹ ہے، جناب سپیکر صاحب، یہ اپنے کوٹے پہ بالکل بھی نہیں کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ یہ چاہتی ہیں کہ یہ۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آپ یہ کہ آپ ایک سوال پہ آجاؤں پھر آپ۔۔۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کہ جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔

Mr. Speaker: No cross talks, no cross talks.

Ms. Nighat Yasmin Orakzai: No. ------

جناب سپیکر: آپ یہ چاہتی ہیں کہ یہ کمیٹی میں جائے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں چاہتی ہوں کہ یہ کمیٹی میں جائے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، Short کرتے ہیں اس کو۔

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات: میں Shortcut یہ بتاتا ہوں جناب سپیکر صاحب، اگر کوئی چیز اس میں ڈھکی چھپی ہوتی کہ وہاں پر کمیٹی میں اس کا کوئی حل نکلتا تو میں Agree کرتا لیکن اس طرح کی کوئی چیز ہے نہیں، تو میں کس طرح اس کے ساتھ Agree کروں؟ میں Agree نہیں کرتا اس کو کمیٹی میں بھیجنے کے لئے۔

Mr. Speaker: Okay, thank you. I welcome honourable Senator, Shibli Faraz Sahab, Federal Minister for Science and Technology, in the House. میں آپ سب کی طرف سے انہیں خوش آمدید کہتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی، نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں آج کے بعد، ریاض خان کا جو بھی محکمہ ہوگا، میں اس پہ ہر دفعہ واک آؤٹ کروں گی، میں ابھی بھی واک آؤٹ کر کے پھر اپنے بلوں کے لئے واپس آؤں گی لیکن کوئسچنز آور سے میرا واک آؤٹ کا ہے کیونکہ جس شخص میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ وہ اس کو کمیٹی، یہ دھتہ جو ہے وہ کمیٹی کے حوالے کریں اور یہ چاہتے ہیں کہ میں یہاں پہ ایک ایک لفظ بولوں، ایک ایک صفحہ بولوں، تو میں اس سے مطمئن نہیں ہوں اور پہلی دفعہ میں اپنے سوالات پہ واک آؤٹ کر رہی ہوں اور سوالات کے سیشن کے بعد میں دوبارہ آؤں گی، میرے پیچھے کوئی نہ آئے اس لئے کہ آپ لوگ عورتوں کو، اور یہ عورتیں جو خاموش بیٹھی ہوئی ہیں، ان کو ہسٹری میں یاد نہیں رکھا جائے گا، ہسٹری میں جو یاد رکھا جائے گا کہ We need more women to protect women.

(خاتون رکن اسمبلی، محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی ایوان سے واک آؤٹ کر گئیں)

جناب سپیکر: آپ کے پیچھے میں ریاض خان کو ہی بھیجوں گا منانے کے لئے۔ (قہقہہ)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں ریاض خان سے بات نہیں کرتی۔

جناب سپیکر: جی، ریاض خان۔

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات: سپیکر صاحب، میری بڑی عزت ہے ان کیلئے، میں اس طرح کا وہ نہیں لیکن واک آؤٹ خیر ہے ان کا حق ہے، میں اس پہ کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن اگر کوئی چیز کسی بھی جگہ پہ سوال میں چھپی ہو تو میں Agree کرتا لیکن نہیں ہے تو باقی ان کا اپنا ہے، میں اس پہ کیا کہہ سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، اب آپ جاکر انہیں منا کر لے آئیں، آپ ہی جائیں ان کے پاس۔ ریحانہ اسماعیل صاحبہ، 12818

جناب سپیکر: نہیں ہیں، Lapsed۔ حمیرا خاتوں صاحبہ، 12990۔

* 12990 _ محترمہ ریحانہ اسماعیل: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بی آر ٹی میں سفر کرنے والے کارڈ ہولڈرز مسافروں کے ساتھ بچے بھی سفر نہیں کر سکتے اور بچوں کے لئے الگ سے پچاس روپے مالیت کا ٹکٹ لینا پڑتا ہے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا ایسی کوئی سہولت فراہم نہیں ہو سکتی کہ کسی بھی کارڈ ہولڈرز کے ساتھ سفر کرنے والے بچوں کا ٹکٹ بھی اسی کارڈ سے مہیا ہو، نیز افتتاح سے لیکر اب تک بی آر ٹی پراجیکٹ کے ماہانہ اخراجات اور آمدن کیا ہے اور اب تک کتنے مسافروں نے بی آر ٹی میں سفر کیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ محمد خان (وزیر ٹرانسپورٹ): (الف) بی آر ٹی میں مسافروں کے ساتھ بچے بھی سفر کر سکتے ہیں، بچوں اور بڑوں کا بی آر ٹی میں سفر کرایہ ایک ہے، ماسوائے کم عمر اور تعین کردہ قد سے کم بچے مفت جبکہ بڑی عمر اور قد آور بچوں (90 سنٹی میٹر سے زائد قد یا پانچ سال سے بڑے عمر کے بچوں کے لئے ٹکٹ، Zoo card یا Mobile application کے ذریعے بی آر ٹی میں سفر کیا جا سکتا ہے، بی آر ٹی کرائے کی تفصیل لف ہے۔

(ب) بی آر ٹی پشاور میں Mobile application کے ذریعے Apps سے زیادہ مسافر بشمول بچے سفر کر سکتے ہیں، بی آر ٹی پراجیکٹ سے منسلک پارکنگ پلازوں اور زیر تعمیر ڈپو اور دو فیڈر روٹس کے فعال ہونے کے بعد روزانہ اخراجات کی درست تفصیلات فراہم کی جا سکیں گی۔ بی آر ٹی کے افتتاح سے اب تک 3 کروڑ 33 لاکھ سے زائد مسافروں نے اس پر سفر کیا ہے۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر، میں نے جو سوال کیا ہے اس میں ایک تو میں ایک تجویز دینا چاہ رہی ہوں، وہ یہ ہے کہ نوے (90) سنٹی میٹر سے زائد قد کے اور (شور) سپیکر صاحب، میری بات کوئی سن رہا ہے؟

Mr. Speaker: Order in the House, please.

محترمہ حمیرا خاتون: جی سپیکر صاحب، ایک تو اپنے سوال کے جواب میں ایک تو تجویز دینا جا رہی ہوں کہ ہمیں جو ہے، Ninety centimeters اور پانچ سال سے زائد عمر کے بچوں کے ٹکٹ جو ہیں تو وہ آدھے

کرنے چاہئیں اور دوسرا یہ کہ اگر ایک خاتون کے ساتھ ایک سے زائد بچے ہیں تو ان کو بھی ریلیف دینا چاہیے، اس لئے کہ ہمارے صوبے میں ماشاءاللہ ہماری ماؤں کے ساتھ اگر بچے بی آر ٹی میں سفر کر رہے ہیں اور پانچ سال کے یا 90 سنٹی میٹر سے زیادہ بچوں کے Full tickets لئے جا رہے ہیں تو اس پہ وہ ہم ریلیف نہیں دے رہے۔ دوسرا جو میں نے جز(ب) میں جو میں نے پوچھا تھا کہ بی آر ٹی پراجیکٹ کے ماہانہ اخراجات اور آمدن کیا ہے اب تک کی؟ یہ اس کے ساتھ ہی لگ بھگ اسی طرح کا ملا جلا ایک سوال عنایت اللہ صاحب نے بھی کچھ دن پہلے ان کا آیا تھا فلور پہ، جس میں ان کا کوئی خاطر خواہ جواب نہیں دیا گیا، اب میں نے تو Specific یہاں پہ پوچھا ہے کہ اب تک بی آر ٹی پراجیکٹ کے ماہانہ اخراجات اور آمدن کیا ہے؟ اور اس کا یہ مجھے جو جواب دیا گیا، اس کے ساتھ کچھ بھی نہیں ہے، تو اب مجھے اس میں کیا کہہ سکتی ہوں، اس کا آپ بتائیں اب سپیکر صاحب۔

<u>Mr. Speaker:</u> Who will, ji, Minister Sahib.

<u>جناب شاہ محمد خان(وزیر ٹرانسپورٹ)</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، میڈم نے جو کوئسچن کیا ہے، اس کا جواب دیا گیا ہے، جو بچے نوے سنٹی میٹر تک ہیں یا پانچ سال سے بڑی عمر کے بچے ہیں، ان کا ٹکٹ ہے اور یہ میں اس ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ جو کرایہ بی آر ٹی میں مقرر کیا گیا ہے وہ پبلک کا جو کرایہ ہے جو Alto کا جو کرایہ ہے، اس سے بہت زیادہ کم ہے، چمکنی سے لیکر کارخانوں مارکیٹ تک ہمارا پچاس روپے کرایہ ہے جو ہمارے وزیراعظم صاحب کی ہدایت پر مقرر کیا گیا ہے، جو سول گاڑیاں ہیں وہ سو روپے لیتے ہیں اور اس کی جو Facility ہے، اس گاڑی میں وہی Facility موجود نہیں ہے۔ جہاں تک میڈم نے یہ کوئسچن کیا، ہم مجبور ہیں کیونکہ کرایہ لینے کے لئے اس سسٹم کو چلانے کے لئے ریونیو کی بھی ضرورت ہوتی ہے، تو پچاس روپے بہت کم کرایہ ہم لیتے ہیں، تقریباً Fifty percent اس پہ Discount ہے، ریلیف ہے۔ اس کے علاوہ جو کوئسچن میڈم نے کیا کہ ہمیں بی آر ٹی کا جو ریونیو ہے اس کے بارے میں کوئی خاطر خواہ جواب نہیں ملا ہے۔ جناب سپیکر، ہماری مجبوری یہ ہے کہ ایک طرف کورونا کا مسئلہ ہے، دوسری طرف ہمارے شاپنگ پلازے، ہماری جو کار پارکنگ ہے، وہ Complete نہیں ہیں۔ اب ہماری جو Ridership تھی وہ چالیس ہزار سے شروع ہو کر ایک لاکھ پچاسی ہزار تک پہنچ گئی لیکن ہمارے اوپر کبھی SOPs لاگو ہوتے ہیں، کبھی مختلف مسائل اور شاپنگ پلازے، اس کے علاوہ دو فیڈر روٹس Incomplete ہیں، ان پہ کام شروع ہے، بہت جلد وہ Complete ہونگے۔ جب ہم ان چیزوں کو Complete کرینگے تو اس کو Permanent جواب دینگے، اگر اب ہم جواب دینگے کیونکہ ہمارا

ریونیوایک مہینے ایک دن میں دو ملین آتا ہے، دوسرے میں 2.5 ملین آتا ہے، تیسرے میں 2.8 ملین آتا ہے، تو اس طرح مستقل رزلٹ ابھی نہیں آیا ہے، کورونا کی وجہ سے اور شاپنگ پلازے اور کار پارکنگ اس کی Incomplete ہونے کی وجہ سے، تو یہ مسائل ہیں، جب ہم فلور پہ اس کا جواب دینگے تو وہ ایک Permanent جواب ہوگا، ہر لحاظ سے، ان شاءاللہ۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ ذرا اسپیڈ لگائیں کیونکہ بہت زیادہ بزنس رہتا ہے۔ انہوں نے جواب دے دیا ناں، آپ دیکھیں، میری ایک عرض سن لیں سارے لوگ، کوئسچن کے اوپر اتنی لمبی بات نہیں ہوتی، سپلیمنٹری ہوتی ہے، منسٹر جواب دیتا ہے، مطمئن نہیں ہوناتو مجھے کہا کریں کہ Put it to voting, I will put it to voting. سوال وجواب، سوال وجواب، اس پر ٹائم Waste ہوتا ہے، انہوں نے جواب دے دیا کہ ہمارے پاس ریونیو کم ہے اس لئے ہم یہ چیز کر رہے ہیں۔ جی، آپ بات کریں۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> دیکھیں سپیکر صاحب، یہ تو منسٹر صاحب کیسی یہ بات کر رہے ہیں، میں نے ان سے یہ تو نہیں کہا ہے کہ ان کا ایک ملین ریونیو ہے کہ پچاس ہے کہ ساٹھ ہے، جو بھی ہے، میں نے تو ان سے Specific یہ نہیں پوچھا ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ نے کہا ہے کہ بچے سفر جو۔۔۔۔۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> نہیں، میں نے دوسرا جو سوال کے جز(ب) میں جو پوچھا ہے، میں نے پوچھا ہے کہ آپ کی آمدن اور اخراجات کیا ہیں؟ اب جو بھی ہے، آخر آپ، گورنمنٹ اس کو تو Own کریں ناکہ آپ کا بی آر ٹی چل رہا ہے، آپ تنخواہیں دے رہے ہیں، آپ کرائے لے رہے ہیں، آخر کوئی آمدن اور خرچ تو ہو رہا ہے نا، تو آپ کے منسٹر صاحب یہاں فلور پہ کہہ رہے ہیں کہ میں آپ کو حساب نہیں دے سکتا، جب پراجیکٹ پورا ہوگا تو میں حساب دونگا، یہ تو کوئی بات ہے ہی نہیں، پھر تو آپ کی گورنمنٹ کیوں اس کو پھر Own نہیں کر رہی ہے، اس کا مطلب کیا ہے، میں اس کو کیا سمجھوں؟

<u>جناب سپیکر:</u> جی، منسٹر صاحب۔

<u>وزیر ٹرانسپورٹ:</u> میڈم صاحبہ کو جناب سپیکر صاحب، میں نے بڑی Clear بات کی، ایک بچوں کا کرایہ ہے، اس کا مسئلہ ہے، وہ تو ہماری مجبوری ہے اور جو اس میں ریونیو کا کوئسچن اٹھا دیا، میں اس معزز ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ ابھی ہمارا جو ریونیو آ رہا ہے کبھی 2.00 آتا ہے، روزانہ کے حساب سے، ملین کے

حساب سے، اور کبھی 2.5 ,2.7، اس طرح Permanent نہیں ہے، کورونا کی وجہ سے اور شاپنگ پلازے ہمارے Incomplete ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے جو دو فیڈر روڈز ہیں، وہ Incomplete ہیں، ان کو Complete کر کے ہم اس ایوان کو مکمل تفصیل دینگے۔

Mr. Speaker: Okay, thank you. Question No. 12835, Salahuddin Sahib.

* 12835 _ Mr. Salahuddin: Will the Minister for Public Health Engineering Department state that:

(A) Is it true that there are leftover funds in different U/Cs of PK-71, which are still to be utilized?

(b) Is it true that the site identification of over right is the discretion of MPA;

(c) Is it also true that the department officers insist on the use of left over funds through workers of a preferred party?

(d) If the replies of above questions are 'Yes' then why should not be considered as interference in MPAs` affairs. Complete details may be provided.

(Reply not received)

جناب صلاح الدین: Thank you, Sir. Mr. Speaker, this was my Question and یہ سوال تھا اور سوال ہے، اب آگے اس کا کیا ہے، کچھ بھی نہیں ہے۔ (قہقہہ) But any way (Laughter) that was on a very lighter note. ایسا ہونا تو نہیں چاہیئے تھا کہ کوئسچن ایک دو ڈھائی سال پہلے پوچھا گیا ہو اور اس کا جواب ابھی تک نہ آئے لیکن جس طرح یہ کوئسچن تھا اسی طرح کوئسچن ہے بھی، پھر

Anyway, the Minister concerned had got in-touched with me and he had assured me that he will sit with me and we will go though all these details and then we will try to settle the issues. So, I would, my humblest request would be, if we defer it for the next session, it would be good, could I take that Ministers worth, he is an honorable person, I do trust him, so, I will rather defer it to the next session.

Mr. Speaker: Thank you. Question No. 12822, Khushdil Khan Sahib.

* 12822 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ٹی ایم اے ٹاؤن فور پشاور میں 2015 سے 2018 تک پی کے 70 اور پی کے 71 میں ترقیاتی سکیمیں منظور ہوئیں اور ان سکیموں پر ٹینڈرز بھی ہوئے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیموں پر کام بھی ہوا اور ٹھیکیداروں کو بل بھی ادا کئے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سال 2015 سے 2018 تک جتنی بھی سکیمیں بشمول ہینڈ پمپ، پریشر پمپ، فرش بندی، واٹر سپلائی سکیمیں اور تعمیرات سڑک وغیرہ کی سکیمیں مکمل یا نامکمل ہیں، کی تفصیل ایئر وائز، سکیم کا نام، جگہ، ویلج کونسل / یونین کونسل، ٹینڈر کی لاگت اور ٹھیکیدار کے کوائف بمعہ تحریری دستاویزات فراہم کی جائے۔

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) جواب (جناب کامران خان بنگش معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم نے پڑھا): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ سال 2015 سے 2018 تک پی کے 70 اور 71 میں ترقیاتی سکیمیں ٹی ایم اے ٹاؤن فور پشاور سے منظور بھی ہوئیں اور ٹینڈرز بھی ہوئے ہیں۔

(ب) ہاں، یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیموں پر کام بھی ہوا اور ٹھیکیداروں کو بل بھی ادا کئے گئے ہیں۔

(ج) ٹی ایم اے ٹاؤن فور پشاور کے زیر انتظام سال 2015 سے 2018 تک جتنی بھی سکیمیں بشمول ہینڈ پمپ، پریشر پمپ، فرش بندی، واٹر سپلائی سکیمیں اور تعمیرات سڑک وغیرہ مکمل ہیں، ان کی تفصیل بمعہ ٹھیکیداروں کے کوائف و دستاویزات بھی لف ہیں۔ (تفصیل فراہم کی گئی)۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، شکریہ کوئسچن کے Reply کو میں نے پڑھا بھی ہے اور دیکھا بھی ہے۔ سر، میں نے جو انفارمیشن مانگی ہے، میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ ہمارے کوئسچنز کا مقصد یہ ہے کہ ہم ڈیپارٹمنٹس سے انفارمیشن مانگتے ہیں Through assembly کہ ہمیں یہ چاہیئے اور یہ کس طرح، اب انہوں نے تو نام بھی دیئے ہیں لیکن اس کے ساتھ تفصیلات نہیں دی ہیں، کوئی ٹینڈر نہیں دیا گیا، وہ جگہیں نہیں بتائی گئیں۔ اب انہوں نے کہا ہے، ہم نے پانچ پریشر پمپ Install کئے ہیں، بڈھ بیر حوریزئی U/C میں، اب بڈھ بیر اور یزئی U/C جو ہے اس میں تو پچیس محلے ہیں، تو میں نے کہا کہ کہاں کہاں پر ہیں؟ سر، آپ کے نوٹس میں اور اسمبلی کے نوٹس میں لاتا ہوں، بدقسمتی سے ہمارے اس خطے میں یا ہمارے ملک میں اب یہاں سے Executing agencies بہت زیادہ ہیں، اب ٹاؤن فور بھی کام کرتا ہے، ٹاؤن ون بھی کام کرتا ہے، ٹاؤن تھری بھی کرتا ہے، اس طرح اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ کے دفتر یہ سی اینڈ ڈبلیو، ایری گیشن، اب پتہ نہیں چلتا ہے کہ ایک ہی راستہ ہے، ایک ہی

سٹریٹ ہوتی ہے، وہ سب اس کو ناپتے ہیں کہ ہم نے کیا ہے، ہم نے کیا لیکن کسی کو پتہ نہیں چلتا، تو یہIncomplete Question ہے، پھر بھی میں اسی طرح Identical ایک کیس تھا کل پرسوں، آپ نہیں تھے، ہمارے ڈپٹی سپیکر صاحب یہاں پر آپ کی Chair پر تھے، اس پر بھی مجھے شوکت صاحب نے مجھے یہ ایشورنس دی تھی کہ تین دن کے بعد آپ کو Complete جواب دینگے، ایک ہفتہ ہو چکا ہے ابھی تک وہ مجھے نہیں ملا، اور اس کی میں نے، جو یہاں پر ڈیبیٹ ہے، سیکرٹری صاحب نے اس کی کاپی، تو میں عرض کرونگا کہ اس پر Detailed بات کرنے سے پہلے میں عرض کرونگا کہ مجھے جو Reply دے رہے ہیں، جو منسٹر ہو، جو بھی، اس کو کمیٹی کو بھیج دیں تاکہ ہم دیکھیں کہ واقعی یہ کام ہو چکا ہے یا نہیں ہو چکا ہے؟ یہ کام نہیں ہوا ہے۔

Mr. Speaker: Who will respond, who will respond?

لوکل گورنمنٹ کا کوئسچن تھا، خوشدل خان صاحب کا۔ جی، کامران بنگش صاحب۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): سر، میری ریکویسٹ ہے کہ اگر خوشدل خان صاحب Repeat کر دیں اپنے کوئسچن کو کیونکہ جو انہوں نے کوئسچن پوچھا ہے، یہ تو Already اس کو Answer آ چکا ہے، ان کا سپلیمنٹری کوئسچن اگر کوئی ہے تو وہ بتا دیں، پلیز۔

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ سپلیمنٹری کوئسچن میں اس وقت کرونگا جب یہ پورا Documented ہو، پورا ہو، جو میں نے مانگا ہے۔ یہ تو انہوں نے مجھے ایسے فگرز دیئے ہیں، نام دیا، A، C،B، اب B اور C کا کیا مطلب ہے؟ میں یہ کہتا ہوں کہ اس کے کوائف کیا، وہ ٹھیکیدار کہاں ہے، اس کے کیا کوائف ہیں؟ آپ نے ورک آرڈرز دیئے ہیں، پھر یہ ہمیں جواب میں دے دیں کہ آپ دوسرا، تو میں یہ ریکویسٹ کرونگا کامران بنگش صاحب سے کہ یہ بہت Important Question ہے، لوگوں کے پیسے کی بات ہے، کنسٹرکشن کی بات ہے، اب بعض ایسی چیزیں میں آپ کو بتا دیتا ہوں، اگر آپ کے پاس ٹائم ہو تو آپ میرے ساتھ چلے جائیں، میں آپ کو ایسی جگہیں بتا دیتا ہوں کہ وہاں پر ایک ایک پریشر پمپ پر دو دو، تین تین، چار چار بار پیسے نکالے گئے ہیں، تو میں In the interest of the ملک، صوبہ یا اس علاقے یا ڈسٹرکٹ پشاور، اس کو Kindly refer کر دیں کمیٹی کو تاکہ وہاں پر ہم پوری طرح اس کو Thrash out کر لیں کہ ہم بتا دیں کہ انہوں نے کام کیا ہے یا نہیں کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: سر، انہوں نے جو کوئسچن پوچھا تھا اس کے تو تمام Answers ان کو آ چکے ہیں، جو سکیمز ہیں ان کی، جو انہوں نے بات کی ہے، دیکھیں سکیم جو ہے وہ Overall ہوتی ہے، پھر اس کے GIS اور GPS Coordinates ہوتے ہیں Specially جب 2015 سے 2018 کی جب یہ بات کرتے ہیں تو اسی وقت یہ سسٹم In place ہوا، اب سر، ٹھیکیداروں کی Enlistment کی یہ بات کر رہے ہیں تو Enlistment کا اپنا طریقہ کار ہے، Online وہ Forms fill کرتے ہیں، وہ ساری Documents بھی Available ہیں اور کچھ اس میں جو ٹھیکیدار ہیں، وہ تو ابھی بھی LCB کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں، تو سر، کمیٹی میں بھیجنے سے تو میرے خیال سے Issue resolve نہیں ہوگا، جو سکیمیں ہیں وہ ہو چکی ہیں Completed ہیں اور وہ Progress report بھی ڈیپارٹمنٹ نے جمع کرائی ہے، جو ٹاؤن فور کی حد تک ہے، اگر کچھ پراجیکٹ کے بارے میں ان کے Concerns ہیں تو ڈسکس کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ڈسکشن سے کچھ بات نہیں بنتی ہے، میں یہ حیران ہوں کہ ہمارے منسٹر صاحب کیوں Avoid کر رہے ہیں کہ It should be referred to the concerned Committee. میں یہ حیران ہوں کہ کیا ہو رہا ہے؟ یہ تو اگر آپ لوگوں کا احتساب نہیں کرنا چاہتے، آپ نے ڈیپارٹمنٹ کا کہا، ڈیپارٹمنٹ والے آپ کے کیا لگتے ہیں؟ کہ اگر یہ کمیٹی کو چلا جائے اور وہاں ہم ان کو بتا دیں، اب آپ مجھے یہ بتا دیں، کامران بنگش صاحب، آپ مجھے، یہ Page number اس پر نہیں دیا گیا ہے لیکن میں آپ کو یہ بتا دیتا ہوں 1، 2، 3، 4، آپ Bottom سے پانچ صفحے پر دیکھ لیں، اب پیرا نمبر اس میں یہ لکھا ہے Installation of 20 number Hand pumps at U/C Badabher Hurazai, Peshawar. اب بڈھ بیر حوریزئی میں یہ کوئسچن میرا ہے کہ جگہ مجھے بتا دیں، کہاں پر آپ نے کیا ہے، کس محلے میں کیا ہے، کس کو کیا ہے؟ وہ نہیں ہے، (مداخلت)

ایک منٹ، صبر کرو۔ دوسری آپ 15 کو دیکھیں، یہ ہمارا صلاح الدین صاحب Construction of Street drain, Culvert, Side wall at Darman Garhi, U/C Mashugagar. تو یہ کہاں پر ہے؟ آخر اس کا Location مجھے دے دیں کہ یہاں پر کام ہوا ہے، اس نے کیا ہے، اس کا یہ ٹینڈر ہے، اس کا ورک آرڈر یہ ہوا ہے۔ میں نے بہت تفصیل سے مانگا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کامران بنگش صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ ہمیں دے دیں، ہمیں کیا اتنی بھی ضرورت نہیں ہے کہ ضرور اس کو کمیٹی کو بھیج دیں لیکن جب آپ Incomplete Questionsہمیں بھیج دیتے ہیں، Reply ہمیں دے دیتے ہیں، ان کے ساتھ Documents، تو ہم ضرور آپ سے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ ان کو بھیج دیں۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: سر، جو خوشدل خان صاحب نے بات کی ہے، میرے یہاں پہ موجود کسی کے بھی ماے تائے کے بچے نہیں ہیں، بیٹے نہیں ہیں، لوکل گورنمنٹ میں But Sir, overall system کی بات کرتے ہیں، اگر ہم یہ بات کریں کہ جی اس ایک سکیم کے بارے میں آپ سٹینڈنگ کمیٹی کو بریف کر دیں تو اس حوالے سے تو بات ہو سکتی ہے لیکن سر، اگر ایک ایک سکیم کو ہم یہ کمیٹی کو بھیجنا شروع کر دیں اور ادھر مجھے بہت زیادہ ان چیزوں کا احساس بھی ہے کہ پولیٹیکل ایشوز بھی ہو سکتے ہیں کچھ جگہوں پر، تو اگر سر، ہم اس طرح Restrict کرنا شروع کر دیں تو پھر شاید کوئی کام نہ کرے ڈیپارٹمنٹس میں، تو میں نے صرف اس Sense میں یہ بات کی ہے، میرا کوئی نہیں ادھر، نہ میں کسی کو بچانا چاہتا ہوں، ہمارا تو ایجنڈا اور منشور یہی ہے کہ ہم نے لوکل گورنمنٹ ہو یا جو بھی ڈیپارٹمنٹ ہو، وہاں پہ Meritocracy, transparency لیکر آنی ہے، کسی بھی سکیم کے بارے میں اگر ان کو کوئی Detailed جوابات چاہئیں، جیسے ان کو GPS Coordinates چاہیئں، وہ دوبارہ کو نسچن لے کر آجائیں، اسمبلی میں ہم ان کو یہ Assure کراتے ہیں کہ A to Z ساری Detail ان کو ہم دینگے، پھر بھی یہ Satisfied نہ ہوئے لیکن اگر اس طرح کے سر، اگر دو حلقوں کے یا ایک حلقے کی سکیمیں ہم اٹھانا شروع کر دیں اور وہ سٹینڈنگ کمیٹی میں، اور پھر لوگوں کی حاضریاں لگانا شروع کر دیں تو پھر تو شاید کوئی بھی کام نہ کرے، پھر بھی اگر خوشدل خان صاحب Insist کرتے ہیں، ہمارے بھائی ہیں، بڑے آنریبل ممبر ہیں تو سر، ووٹنگ ہو جائے اس کے اوپر۔

جناب سپیکر: جی، خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: دیکھیں سر، ووٹنگ کر لیں، اور کوئی ایسی بات نہیں ہے، وہ مجھے پتہ ہے کہ یہ نہیں ہو گا لیکن اس کو کیا پڑا ہے؟ یہ یہاں کہتے ہیں کہ اس کو بچانے کیلئے کہ یہ کیسز ہیں It is the headache of the Committee، آگے ڈیپارٹمنٹ کی Headache ہوتی ہے، اگر ڈیپارٹمنٹ نے صحیح کام کیا ہے تو وہ ٹینڈر بھی لائے گا، ورک آرڈر بھی لائے گا، وہ بتا بھی دیگا اور اچھی بات

ہے، یہ آپ لوگوں کا نعرہ ہے کہ کرپشن نہ ہو، تو یہ تو کرپشن کیلئے آپ دروازے کھول رہے ہیں، آپ ان لوگوں کی Support کر رہے ہیں جو کرپشن کرتے، ہم آتے ہیں، ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ یہ کرپشن کر رہے ہیں، یہ کام نہیں ہوا ہے، جس جگہ پر یہ یہاں پر بھیجا گیا ہے، میں آپ کو، اس اسمبلی کے سامنے آپ آجائیں، کمیشن مقرر کر لیں، کل آجائیں، پرسوں آجائیں، سپیکر صاحب کو میں ریکویسٹ کروں گا، ایک کمیٹی بنادیں اور میں ان کو یہ ساری جگہیں بتادیتا ہوں کہ اس پر یہ کام نہیں ہوا ہے اور تین بار اس پر نکالے گئے ہیں، میرے پاس ثبوت ہیں لیکن اب یہاں پر نہ ہم ثبوت پیش کر سکتے ہیں، نہ ہم بات کر سکتے ہیں، یہاں پر تو میں یہ کہتا ہوں کہ اگر ووٹ کر لیں، دو سو دفعہ کر لیں لیکن اس چیز کو آپ کرپشن والوں کو یا ایسے لوگوں کو مطلب ہے، آپ بھی اس لوکل باڈیز کے ایڈوائزر رہ چکے ہیں، آپ بھی اس محکمے میں رہ چکے ہیں، ایسے لوگوں کو آپ Support نہ کریں، جو دن دیہاڑے خزانے کو لوٹ رہے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، بنگش صاحب۔

<u>معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم:</u> سر، ہم کسی کو Support نہیں کرتے، ہم نے ایک پورا Mechanism بنایا ہوا ہے، میرا Answer سر، تفصیل میں آچکا ہے We agree اس سائیڈ پہ کہ اس طرح کی سکیمز کے بارے میں اگر ڈسکشن ہونا شروع ہو جائے تو یہ ایک پینڈورا باکس کھلے گا، اگر کوئی Specific جیسے انہوں نے بتایا، ان کو بھی ہم Details دے دینگے اور اسمبلی سیکرٹریٹ میں بھی جمع کرا دینگے۔ Thank you, Sir.

<u>جناب سپیکر:</u> انہوں نے آپ کو ایک بڈھ بیر کی Example دی ہے، اس کے Coordinates دے دیں۔

<u>معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم:</u> جی سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے خوشدل خان صاحب، اس سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا، پھر وہ جگہیں آپ چیک کر لیں۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> جناب سپیکر، Coordinates کا کیا مطلب ہے؟

<u>جناب سپیکر:</u> The Place، اس جگہ کا کہ کس جگہ ہے؟

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> سر، پرسوں اسی طرح میرا ایسی کوئسچن تھا لوکل باڈیز کے بارے میں، شوکت یوسفزئی نے مجھے یہ جواب دیا کہ یہ آپ کو PC-I provide کرینگے، انہوں نے ہمارے یہ محمود

جان صاحب نے ان کو تین دن دیئے تھے، میں نے اس کے Statistics نکالے تھے، وہ میرے ساتھ پڑے ہوئے ہیں، یہ بھی Breach of privilege میں آتا ہے کہ ڈیپارٹمنٹ نے ابھی تک وہ Submit نہیں کیا تو اگر ہم اس کے ڈیپارٹمنٹ کو، اس پر کام زیادہ ہوگا، یہ پنڈورا باکس کھلے گا، یہ کیا مطلب ہے؟ آپ تو ایک Representative ہیں، آپ ایک منسٹر ہیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں خوشدل خان صاحب، خوشدل خان صاحب، انہوں نے آپ کو یہ کہہ دیا ہے کہ ٹیسٹ کیلئے آپ نے جس بڈھ بیر کا ذکر کیا، آپ نے کہا کہ وہاں پر پچیس ہینڈ پمپ یا پریشر پمپ لگنے ہیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر، میں ان کو دو U/Cs دے دیتا ہوں، دو U/Cs، U/C بڈھ بیر حوریزئی اور سوریزی پایاں، سر دو دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: ان دو کے Coordinates ان کو دے دیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: نہیں سر، اس کو کمیٹی کو بھیج دیں تاکہ وہاں پر ہم اس کو Thrash out کریں، میرے پاس کون پھر آئے گا، پھر یہاں پر کون آتا ہے سر، میں آپ کو بہت ریکویسٹ کر لیتا ہوں۔۔

جناب سپیکر: انہوں تو کمیٹی کی مخالفت کر دی ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ کمیٹی کو بھیج دیں سر، یہ دو آئٹمز ڈسکس کئے جائیں، U/C سوڑیزی پایاں ہے، U/C بڈھ بیر ہے، اور نہ کر لیں، اس میں ایسے ہمارے بہت سے ہیں، ہمارا پی کے 71 بھی ہے 70 بھی ہے، میں اس کو محدود کرتا ہوں It should be limited to only two Village U/Cs Council of PK-70 not PK-71. میں اس Detail میں نہیں جاتا ہوں، میں ان کو بھی دعوت دیتا ہو، ان کو اس کمیٹی میں، یہ بھی تشریف لائیں، دیکھ لیں کہ ہم کس طرح ان کو بتا دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، کامران خان۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ اپنی سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین سے As a suo motu کروائیں، وہ Details ہم ان کو دے دینگے For the time being, Sir اس سائیڈ پہ جو کیبنٹ کے جو سینیئر ممبرز ہیں وہ اس پہ Convinced ہیں کہ اس طرح کی یونین کونسل کے اور ویلج کونسل کے ایشوز جو ہیں وہ آفیسرز کو De motivate کرینگے تو ووٹنگ ہو جائے پھر۔

جناب سپیکر: Okay۔ کوئسچن نمبر 13056، سراج الدین صاحب، سراج الدین صاحب ہیں؟ نہیں ہیں۔ کوئسچن نمبر 13204، ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر، میرے کوئسچن کا کیا ہوا، پہلے تو اس کو حل کریں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، انہوں نے کہا ووٹنگ، انہوں نے کہا ووٹنگ، ووٹنگ، نہیں نہیں، میری عرض سنیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: دیکھیں سر، اس طرح نہیں ہے، یہاں پر ہم اتنی محنت کرتے ہیں، ہم یہاں آتے ہیں پھر تو یہ ساری مطلب ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، ووٹنگ کرا لیتے ہیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: نہ Rulingآپ-----

جناب سپیکر: نہ ووٹنگ کرا لیں تو میں نے کہا، میں نے جان بوجھ کر نہیں کروائی کہ چار پانچ ممبرز ہیں بس۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: آپ Accountability پر ہی یقین نہیں رکھتے ہیں، یہ آپ کا نعرہ نہیں تھا کہ آپ کرپشن کو ختم کرینگے؟ کہ آپ ان کو Develop کرتے ہیں، مجھے یہ بتا دیں، میں ان کے ساتھ شرط لگا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، تشریف رکھیں آپ، آپ Senior politician ہیں ماشاءاللہ، آپ کو سپیکر کی مجبوری کا علم ہوتا ہے، طریقہ میرے پاس ایک ہی ہے یا تو وہ Agree کریں To refer to the Committee یا I will put it to voting، ووٹنگ کے لئے میں نے تب نہیں ڈالا کہ مجھے ادھر بندے بہت ہی کم نظر آئے تو میں نے ایک قسم کی آپ کی Face saving کے لئے میں نے نہیں کیا Otherwise میں تو ووٹنگ کروا سکتا تھا لیکن میں نے جان بوجھ کر نہیں کی، تو میں اگلے کوئسچن پہ چلا گیا، اگر آپ کہتے ہیں تو I will put it to vote.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: آپ Put کریں، میری کوئی وہ نہیں ہے، یہ کوئی چیز نہیں، اس میں کیا بات ہے Put کر لیں، یہ Procedure ہے۔

Mr. Speaker: Okay, okay. Is it the desire of the House that the Question No. 12822 may be referred to concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it, defeated. ٹھیک ہو گیا

ثوبیہ شاہد صاحبہ۔ مہربانی کریں تشریف رکھیں، ثوبیہ شاہد صاحبہ نہیں ہیں۔ صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب بھی نہیں ہیں، (مداخلت) تو آئیں ناں صاحبزادہ صاحب، کوسچن نمبر 13257، Last Question.

* 13257 _ صاحبزادہ ثناء اللہ: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا میں سال 2013 سے 2018 تک رولر روڈز منظور ہوئے ہیں؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو؛

1۔ صوبہ بھر میں کل کتنے روڈز منظور ہوئے ہیں، منظور شدہ روڈز کی تعداد اور منظور شدہ رقم کی تفصیل ضلع وائز، حلقہ وائز فراہم کی جائے؛

2۔ مکمل شدہ اور غیر مکمل شدہ روڈز کی تفصیل ضلع وائز، حلقہ وائز فراہم کی جائے؛

3۔ مذکورہ روڈز کے لئے فراہم شدہ رقوم کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز غیر مکمل شدہ روڈز کب تک مکمل ہو جائیں گے، تخمینہ، تاریخ بتائی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) جواب (جناب کامران خان بنگش معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم نے پڑھا):

(الف) جی نہیں۔

(ب) سال 2013 سے 2018 تک ماسوائے Uplift of Rural Roads, Dir (Upper) & Dir (Lower) and Rural Roads in Khyber Pakhtunkhwa کے علاوہ کوئی Rural roads کی منظوری نہیں ہوئی اور Uplift of Rural Roads, Dir (Upper) & Dir (Lower) and Rural Roads in Khyber Pakhtunkhwa کی مکمل تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، یہ میں نے منسٹر صاحب سے ڈسکس بھی کیا، یہ جو جواب دیا ہی نہیں، یہ نہیں ہے، یہ "ہاں" میں ہے، ایسا ہی ہے ناں، سر، یہ جواب نہیں ہے۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری کوسچن کریں آپ ناں۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: سر، اس میں میری ریکویسٹ یہ ہے کہ آپ دیکھ لیں دیر اپر اور دیر لوئر کا ایک پراجیکٹ تھا پندرہ سو ملین کا، جناب سپیکر صاحب، یہ پچھلی حکومت کی بات ہے، جب میرا بھائی عنایت اللہ صاحب منسٹر تھے، یہ آپ دیکھ لیں 91، اس وقت یہ حلقے جو تھے میرا اس میں 93 ہے جناب سپیکر صاحب، میرے حلقے کو پندرہ سو ملین میں صرف اسی (80) لاکھ روپے دیئے گئے تھے، باقی آپ دیکھ لیں سر۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، کامران بنگش صاحب۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): سر، صاحبزادہ صاحب نے جو کوئسچن پوچھا ہے، ایک تو میں نے Typing mistake ان کو میں نے Communicate کر دیا اور آج مجھے یہ بتایا گیا کہ یہ سوال ان کا اس وقت آیا تھا جب میں لوکل گورنمنٹ کے Portfolio کو دیکھ رہا تھا تو اسی وقت بھی ہم نے ان کے ساتھ تفصیلات Share کی تھیں، عنایت اللہ صاحب انہوں نے بالکل ٹھیک کہا کہ ان کے وقت میں یہ ہوا ہے تو مجھے Exact question کی سمجھ نہیں آئی کیونکہ یہ تو اس وقت امبریلا سکیم تھی، ایک اور وہ پورا ایک Process سے گزر کر آیا ہے، تو ان کا کوئسچن کیا ہے اور یہ اب کیا چاہتے ہیں، یہ اگر بتا دیں، پلیز۔

جناب سپیکر: یہ کہتے ہیں کہ مجھے اسی (80) لاکھ روپے ملے ہیں، پندرہ ملین میں سے، آپ یہ کہتے ہیں ناں، پندہ ملین سے مجھے اسی (80) لاکھ روپے ملے ہیں۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: جناب سپیکر صاحب، اس کے خلاف میں ہائی کورٹ میں گیا تھا، ایک سال میں نے کیس چلایا تھا سر۔

جناب سپیکر: تو ہائی کورٹ نے کیا کیا پھر؟

صاحبزادہ ثناءاللہ: ہائی کورٹ نے میرے حق میں فیصلہ دیا تھا، وہ Reported case ہے، خوشدل خان صاحب کو بھی پتہ ہے لیکن اس کے باوجود میرے ساتھ ناانصافی کی گئی ہے، اس لئے میں یہ کمیٹی کو Refer کرنا چاہتا ہوں تاکہ میں دوبارہ ہائی کورٹ میں چلا جاؤں۔

جناب سپیکر: جی، کامران بنگش صاحب۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: سر، ان کو اگر کورٹ کی Compliance کے حوالے سے کورٹ کے Decision کی Compliance کے حوالے سے ہے تو وہ اگر یہ کوئسچن بتا دیتے تو ڈیپارٹمنٹ

اس کے حوالے سے بھی بات کرلیتا، یہ جو Insist کررہے ہیں، یہ پراجیکٹ Compete ہوچکے ہیں 2013 سے 2018 تک۔

جناب سپیکر: ویسے یہ Contempt میں جاسکتے ہیں آپ لیکن اس میں تو جو آپ نے لکھا ہے، جواب انہوں نے دے دیا، آپ کہتے ہیں ہائی کورٹ کا فیصلہ ہوا ہے اور اس پر عمل نہیں کیا گیا تو پھر Contempt کر دیں کورٹ میں جا کے کہ ان کے فیصلے پر عمل ہونا چاہیئے تھا۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: یہ اگر کمیٹی جائے اور کمیٹی میں یہ، وہ On the record میں اس کا فیصلہ لے کے ہائی کورٹ میں چلا جاؤں۔

جناب سپیکر: جی، کامران بنگش صاحب۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ پراجیکٹ Complete ہوچکے ہیں اور یہ سکیم Close ہوچکی ہے، اب اس میں ہائی کورٹ میں جانا اور کمیٹی کو لے کر جانا یہ It self مجھے سمجھ نہیں آرہی ہے کہ اب اگر کمیٹی سے کوئی Detail ملے بھی تو یہ کورٹ میں ان کو کیا فائدہ دے گی؟ کیونکہ یہ پراجیکٹ Close ہوچکا ہے، یہ اس وقت شاید مناسب تھا کہ یہ Contempt of court میں چلے جاتے، اب یہ سکیم ہی نہیں ہے Rural roads والی سکیم ہی نہیں ہے تو اب اس میں ہائی کورٹ جانا اور Sir, I don't understand

جناب سپیکر: صاحبزادہ صاحب، یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں، ابھی اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: سپیکر صاحب، میرے یہاں پہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک سکیم ہی ختم ہوگئی ہے تو اب کیا کریں؟

صاحبزادہ ثناء اللہ: میں مانتا ہوں لیکن میرے ساتھ، میرے عوام کے ساتھ تو بے انصافی ہوگئی ہے ناں، یہ تو مان لیں، اس وقت کی بات ہے، یہ میں نہیں کہتا کہ کامران صاحب کے دور کی ہے لیکن یہ عنایت اللہ صاحب جب منسٹر تھے یہ بے انصافی اس وقت میرے ساتھ کی گئی ہے، میں اس کے خلاف ہائی کورٹ میں اس لئے گیا تھا، میرا مطلب یہ ہے یہ مان لیں کہ یہ بے انصافی ہوگئی ہے اس وقت، یہ تو مان لیں ناں، یہ تو مانیں کہ بے انصافی ہوگئی ہے۔

جناب سپیکر: عنایت اللہ صاحب نے زیادتی کی، اب معاف کردیں ناں۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: سر، وہ On a lighter note میں کہہ رہا ہوں کہ عنایت اللہ صاحب سے خود ہی کہہ دیں، وہ ان کو Convince کردینگے، ابھی بڑے ایک دوسرے کے ساتھ Close ہیں ماشاء اللہ تو اس پہ ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔

## غیر نشاندار سوالات اوران کے جوابات

13056 _ جناب سراج الدین: کیاوزیر ہاؤسنگ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور میں واقع ملازئی ہاؤسنگ سکیم میں مختلف آسامیوں پر بھرتیاں عمل میں لائی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو (1) مذکورہ سکیم کے تحت بھرتی شدہ ملازمین کے نام، سکیل اور ڈومیسائل کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(2) آیا مذکورہ ہاؤسنگ سکیم میں کلاس فور میں مقامی افراد کو ترجیح دینے اور بھرتیوں سے متعلق ESTACODE کو Follow کیا گیا ہے، نیز بھرتی کئے گئے کلاس فور ملازمین میں سے صوبائی حلقہ پی کے 66 سے تعلق رکھنے والے مقامی افراد کے نام اور سکیل کیا ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امجد علی (وزیر ہاؤسنگ): (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ سکیم میں تعینات کلاس فور ملازمین کے نام، سکیل اور ڈومیسائل کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

(2) پی ایچ اے میں تمام کلاس فور ملازمین کی بھرتیاں خالصتاً اہلیت، قابلیت، شفافیت اور میرٹ کی بنیاد پر کی گئیں جن میں مقامی افراد نے بھی درخواستیں جمع کروائی تھیں اور گیارہ افراد ضلع پشاور کے ڈومیسائل رکھنے والے مقامی افراد کی تعیناتی میرٹ پر عمل میں لائی گئی ہے۔ پی ایچ اے میں بذریعہ اشتہار مورخہ 10 اکتوبر 2017 کو مختلف ہاؤسنگ سکیموں میں کلاس فور آسامیوں پر بھرتی کے لئے درخواستیں صوبہ خیبر پختونخوا کے ڈومیسائل رکھنے والے افراد سے طلب کی گئیں، یہ بھرتیاں خالصتاً اہلیت، قابلیت، میرٹ اور ESTA CODE کو مدنظر رکھ کر عمل میں لائی گئیں، مزید یہ کہ کسی بھی مخصوص ضلع یا تحصیل یا حلقے کے افراد کے لئے نہیں تھیں۔

13204 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیاوزیر ہاؤسنگ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ میں تعینات سرکاری افسران، ملازمین کو حکومت کی جانب سے دی گئی سرکاری گاڑیوں کی تفصیل درج ذیل طریقہ کار کے مطابق فراہم کی جائے، نیز سرکاری گاڑی الاٹ کرنے کا طریقہ کار / قانون بھی فراہم کیا جائے؛

(ب) آیا سرکاری گاڑیاں سرکاری ملازمین کے علاوہ بھی کسی اور کے استعمال میں ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امجد علی (وزیر ہاؤسنگ): (الف) سرکاری گاڑیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

| نام آفیسر / ملازم | عہدہ | سکیل | گاڑی کی تفصیل / نوعیت / ماڈل / سال | گاڑی نمبر |
|---|---|---|---|---|
| نادر خان رانا | ڈائریکٹر جنرل | 20 | ٹیوٹا کرولا 2018 | AB2438 |
| عمران وزیر | ڈائریکٹر فنانس | 19 | ٹیوٹا کرولا 2018 | AB2439 |
| شہزادہ بہرام | ڈائریکٹر ہاؤسنگ | 19 | ٹیوٹا کرولا 2014 | AA-3611 |
| محمد اعظم | ڈپٹی ڈائریکٹر ٹیکنیکل | 18 | ٹیوٹا کرولا 2014 | AA-3610 |
| امیر زیب | ڈپٹی ڈائریکٹر ٹیکنیکل | 18 | ٹیوٹا کرولا 2014 | AA-3609 |
| بہرام آفریدی | ڈپٹی ڈائریکٹر فنانس | 18 | ہنڈا سٹی 2020 | AB-7367 |
| حامد علی گگیانی | لینڈ ایکوزیشن کلیکٹر | 18 | ٹیوٹا کرولا ایکس ایل آئی 2012 | AA-2171 |
| یعقوب خان | اسسٹنٹ ڈائریکٹر پلاننگ | 17 | ہنڈا سٹی 2013 | AA-3239 |
| عادل سید | اسسٹنٹ ڈائریکٹر ٹیکنیکل | 17 | ٹیوٹا کرولا 2012 | AA-1299 |

مزید برآں پراونشل ہاؤسنگ اتھارٹی میں سرکاری گاڑی الاٹ کرنے کی پیشگی منظوری سال 2006 میں اتھارٹی سے کی جاچکی ہے، کاپی لف ہے۔

(ب) جی نہیں۔

12818 __ محترمہ ریحانہ اسماعیل: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ پی ڈی اے کے زیر انتظام پشاور میں مختلف جگہ جیسا کہ تہکال انڈر پاس، شاہین کالونی، حیات آباد وغیرہ میں دکانیں گزشتہ چھ سات سال سے خالی پڑی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو پشاور میں کل کتنی جگہ اور کتنی دکانیں اور پراپرٹی خالی پڑی ہیں، نیز یہ دکانیں اور دیگر جگہیں کیوں خالی پڑی ہیں، ان کے ٹینڈرز کیوں نہیں ہو رہے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ پی ڈی اے کے زیر انتظام تہکال انڈر پاس شاہین ٹاؤن کی دکانات تعمیر ہونے کے بعد خالی پڑی ہیں جس کی وجہ سے نیلامی میں لوگوں کی عدم دلچسپی ہے، حالانکہ پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی نے عوام الناس کے لئے نیلامی میں حصہ لینے کے لئے مورخہ 17/11/2014.15/09/2014.28/4/2014 اور 09/4/2019 بذریعہ اشتہار اخبار کو دیا گیا تھا۔

(ب) پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی نے عوام کی سہولیات کے لئے شروع سے حیات آباد کی مختلف مارکیٹوں میں دکانیں تعمیر کی ہیں جن کو ضرورت کے مطابق وقتاً فوقتاً نیلامی کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔

## اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: چلیں بس اب دل بڑا کر لیں، وہ ختم ہی ہو گئی کہانی، تو Leave Applications: جناب محب اللہ خان صاحب آج کے لئے، شکیل خان صاحب آج کے لئے، سمیرا شمس صاحبہ Three days upto 31th August، ساجدہ انیس صاحبہ Upto 31th August, for two days، عائشہ نعیم صاحبہ Two days, upto 31st، ریحانہ اسماعیل صاحبہ Two days, upto 31st، ہدایت اللہ، ہدایت الرحمن صاحب آج کے لئے، آج سے لے کر تمام اجلاس تک کے لئے، شگفتہ ملک صاحبہ آج کے لئے، ارشد ایوب خان آج کے لئے، نوابزادہ فرید صاحب آج کے لئے، عزیز اللہ خان آج کے لئے، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب آج کے لئے، عصام الدین صاحب آج کے لئے، آصف اقبال صاحب آج کے لئے، سردار رنجیت سنگھ صاحب آج کے لئے، محمد ریاض صاحب آج کے لئے، آج سے لے کر تین ستمبر تک، ایم پی اے محمد ریاض، جناب محمد ظاہر شاہ صاحب، آج سے لے کر، آج کے لئے ہے، عائشہ بانو صاحبہ آج اور کل, For two days۔

Is it desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave granted.

جمعہ کے دن کی حاضری رہ گئی تھی، Friday کی، جناب شفیق شیر صاحب 27 اگست، شکیل احمد صاحب For 27th August، امجد علی خان صاحب For 27th August، ارشد ایوب خان For 27th August، محب اللہ خان صاحب For 27th August، شہرام خان ترکئی صاحب For 27th August، محمود احمد خان صاحب For 27th August، سردار محمد یوسف زمان صاحب For

For 27th August، لائق احمد خان صاحب For 27th August، تاج محمد ترند صاحب For 27th August، فضل حکیم خان صاحب For 27th August، جناب شکیل بشیر خان صاحب For 27th August۔

Is it desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave granted.

## جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب سپیکر: معزز اراکین اسمبلی! آپ سب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مورخہ 31 اگست بروز منگل دس بجے پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے پرل کانٹی نینٹل ہوٹل پشاور میں ایک ورک شاپ کا انعقاد کیا گیا ہے جو کہ بنیادی طور پر اے ڈی پی پر آگاہی فراہم کرنے سے متعلق ہے، جو اے ڈی پی آئندہ سال کی آنی ہے، اس کے لئے آپ سب اراکین اسمبلی اس اہم ورک شاپ میں شرکت فرمائیں تاکہ اے ڈی پی سے متعلق آپ کی معلومات میں اضافہ ہو، یعنی یہ کل صبح دس بجے ہے PC میں، (مداخلت)

دیتا ہوں ناں، ذرا مجھے یہ ایک دو چیزیں کرنے دیں پھر کریں، جتنے پوائنٹ آف آرڈر ہوں، مرضی ہے۔

## تحریک التواء

Mr. Speaker: Inayatullah Khan Sahib, to please move his adjournment motion No. 333, in the House, adjournment motion

ان کے بعد کر لیں بات Privileges رہ گئے ہیں۔

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں اسمبلی کے قاعدہ نمبر 69 کے تحت درج ذیل تحریک التواء پیش کرنے کا نوٹس دیتا ہوں:

میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ اسمبلی کی معمول کی کاروائی کو روک کر مفاد عامہ کے ایک انتہائی اہم معاملہ پر بحث کی جائے اور وہ یہ کہ پشاور میں امن وامان کی صورتحال دن بدن بگڑتی جارہی ہے، ایک اخباری رپورٹ کے مطابق پشاور میں ایک ماہ کے دوران خواتین و بچوں سمیت 55 افراد قتل کئے گئے ہیں، جولائی اور اگست کے مہینے میں پشاور شہر میں جرائم کی 62 وارداتیں ہوئی ہیں جبکہ ڈاکے، رہزنی اور چوری کے واقعات میں کروڑوں کی لوٹ مار کی گئی ہے اور اقدام قتل کی وارداتوں میں دگنا اضافہ ریکارڈ کیا

گیا ہے، خواتین و بچوں کے ساتھ زیادتی کے 34 اور اغواء کے 13 واقعات رونما ہوئے ہیں، پشاور شہر جرائم پیشہ عناصر کا گڑھ بنتا جا رہا ہے، لہذا اس اہم معاملے پر بحث کی جائے۔

جناب سپیکر صاحب، میں اس لئے اس پہ ڈیبیٹ چاہتا ہوں کہ پشاور ہمارا Provincial capital ہے اور جو Message پشاور کے اندر Generate ہوتا ہے، پورے صوبے کے اندر اور پورے ملک کے اندر جاتا ہے اور پشاور ایک Heavily populated شہر ہے، پورے صوبے کے لوگ یہاں آکر رہتے ہیں تو میرا خیال ہے پشاور کے اندر پراونشل ہیڈکوارٹر بھی ہے، پولیس چیف بھی رہتے ہیں، یہاں Special اس کی حیثیت ہے، CCP اس کو Head کرتے ہیں اور کافی سینیئر افسران یہاں موجود ہوتے ہیں، اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس پہ Thoroughly debate بھی کی جائے اور اس دن میں حکومت سے ریکویسٹ کروں گا کہ حکومت کا کوئی سینیئر بندہ منسٹر آکر اسمبلی کو اعداد و شمار پہ بریف کرے اور پچھلے اعداد و شمار کے ساتھ اس کا موازنہ بھی کرے اور میں یہ بھی چاہوں گا، آپ کی Ruling چاہوں گا کہ اس دن پولیس کے سینیئر افسران اور لیڈر شپ اس ڈیبیٹ کے دن یہاں موجود رہے، میں آپ کا مشکور ہونگا۔

<u>جناب سپیکر</u>: Okay۔ جی کامران بنگش صاحب۔

<u>جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم)</u>: سر، عنایت اللہ خان صاحب نے جو پشاور کے حوالے بات کی ہے، سر، ہم Agree کرتے ہیں کہ ہمیں رپورٹ دے دی جائیگی اور اسمبلی پہ اس کے اوپر ہم بحث کر دینگے تو یہ ایڈجرنمنٹ موشن ایڈمٹ ہو جائے۔

<u>Mr. Speaker</u>: The question before the House is that the adjournment motion, moved by the honorable Member, may be admitted for detail discussion? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it, the adjournment motion is admitted for detailed discussion.

## توجہ دلاؤ نوٹس

<u>Mr. Speaker</u>: Call Attention: Humaira Khatoon Sahiba, please move call attention notice No. 2060.

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میں وزیر برائے محکمہ بلدیات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ پشاور کے علاقہ سواتی گیٹ میں واقع گرلز مڈل سکول اور گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول سواتی گیٹ کے درمیان گنجان آبادی میں کثیر منزلہ پانی کی ٹینکی انتہائی خستہ حال ہو چکی ہے جو کسی بھی وقت منہدم ہو سکتی ہے۔ پانی کی اس ٹینکی کے Pillars جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور اس میں لگا سریا بھی زنگ آلود اور ناکارہ ہو چکا ہے جس کی وجہ سے پانچ منزلہ بلند یہ ٹینکی کسی بھی تیز آندھی، طوفان یا زلزلے کی صورت میں منہدم ہونے کا شدید خطرہ موجود ہے۔ حکومت کسی بھی ناخوشگوار سانحے یا قیمتی انسانی جانوں کے ضیاع کا انتظار کئے بغیر اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے مذکورہ بوسیدہ ٹینکی کو گرا کر اس کی از سر نو تعمیر کو یقینی بنائے تاکہ اہلیان علاقہ میں پائی جانے والی تشویش اور بے چینی دور ہو سکے۔

جناب سپیکر: جی، کامران بنگش صاحب۔

محترمہ حمیرا خاتون: جناب سپیکر صاحب، اس میں تھوڑا سا یہ ہوا ہے کہ یہ جو ویڈیو Viral ہوئی تھی اس کی بنا پہ میں نے یہ کال اٹینشن جمع کروایا، تو اس کے بعد محکمے نے جا کر اے سی کے ذریعے اس کا دورہ کروایا، اس کو Conform کرایا اور اب اس کے اوپر جو ہے ایک لیپا تھوپی شروع ہو چکی ہے اور اس زنگ اور ان تمام چیزوں کو اس کے پلستر کے اندر اس کو چھپایا جا رہا ہے جو کہ انتہائی ایک اور غلط اقدام ہے، اس لئے اس کے اندر کا سریا جو ہے وہ بالکل ختم ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) جواب (معاون خصوصی اعلیٰ تعلیم نے پڑھا): سر، تھوڑا سا Background میں دونگا اس کے حوالے سے کہ 2013 میں 14-2013 میں جب پاکستان تحریک انصاف کی حکومت آئی تو ڈبلیو ایس ایس پی کو پشاور کی یونین کونسلز حوالے کر دی گئیں، ایک SAMA agreement ہوا مختلف اداروں کا، تو یہ جو جس Overhead reservoir کی بات کر رہے ہیں، یہ پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے بنایا تھا، کوئی تیس بتیس پینتیس سال، اڑتیس سال Exactly اڑتیس سال پہلے تو وہ بھی WSSP کو حوالے ہوا، یہ ایریا WSSP کی Jurisdiction میں آتا ہے، وہ SAMA agreement کے تحت ہی آیا ہے تو سر بعد میں یہ پتہ چلا کہ Redundant ہے یہاں سے یعنی لوگوں کو پانی کی Supply جو ہے جیسے انہوں نے کہا کہ وہ جو Piping network

ہے، وہ ساری چیزیں اس قابل نہیں تھیں کہ لوگوں کو پانی ملے تو WSSP نے Alternate arrangement یہ کردی کہ وہاں پہ جو باقی ہمارا پورا طریقہ کار ہوتا ہے ٹیوب ویل کا اور ادھر وہ Arrangements کرلی ہیں تو یہ جو ابھی Exact جو جگہ ہے یہ Redundant ہے، اب جو آج WSSP نے رپورٹ دی ہے اس کے مطابق ایسی کوئی Dangerous situation نہیں ہے جس میں اس کے گرنے کا خدشہ ہو، لیکن ساتھ ہی ساتھ انہوں نے یہ کہا کہ انہوں نے 2016-17 میں ایک پراجیکٹ شروع کیا تھا جس میں Overhead reservoir کی Rehabilitation اور اس کو دوبارہ سے فعال کرنا تھا لیکن کچھ فنڈز کی Shortage کی وجہ سے اور کچھ وہاں کی Political scenario ایسی Build ہوئی کہ وہ اس کو Rehabilitate نہ کرسکے۔ اب سر، موجودہ حالت یہ ہے کہ 2018-19 میں ایک پراجیکٹ شروع ہوا Capacities improvement project یا پروگرام KPCIP کے نام سے اس میں Overhead reservoirs کی پوری Rehabilitation include ہے جس میں یہ پراجیکٹ بھی ہوگا۔ اب وہ پراجیکٹ جو ہے خیبر پختونخوا کے تمام Forums سے جا چکا ہے، تقریباً 97 ارب روپے کا پراجیکٹ ہے، اب وہ فیڈرل گورنمنٹ میں ہے، CDWP اور ECNEC میں جائے گا وہ پراجیکٹ تو اس کے لئے یعنی یہاں سے Complete homework ہو چکا ہے، وہ پراجیکٹ اب ادھر جائے گا، اس میں یقیناً یہ پراجیکٹ بھی ہوگا تو یہ Overall situation ہے، ابھی کوئی ایسی خطرناک پوزیشن نہیں ہے جس میں یہ گر سکے یا لوگوں کی زندگی کو یہ خطرہ ہو۔

Mr. Speaker: Okay, thank you. Muhammad Shafiq, MPA, to please move his call attention notice No. 2074, in the House.

جناب محمد شفیق: تھینک یو، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں وزیر برائے محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ بازار ذخہ خیل کے لئے سپیشل ترقیاتی پیکج منظوری کے مراحل سے گزر رہا ہے، بلاشبہ بازار ذخہ خیل ایک انتہائی پسماندہ اور محروم علاقہ ہے اور حکومتی اقدام قابل ستائش ہے لیکن اس علاقے سے پیوستہ کچھ دیہات اس پیکج میں شامل ہونے سے رہ گئے ہیں جس کی وجہ سے مقامی آبادی میں تشویش پائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر، جس طرح اور علاقوں کے لئے سپیشل پیکج کی منظوری ہوئی بھی ہے اور ابھی بھی ہو رہی ہے اور بازار ذخہ خیل کے لئے جو پیکج کی منظوری ہوئی ہے، وہ بھی پسماندگی اور وہاں پہ یعنی مسائل کی

بنیاد پہ ہوئی ہے۔ یہ جو شین کمر سے لیکر آپر باڑہ مستک تک جو علاقہ ہے، یہ بالکل اس کے ساتھ پیوست ہے، یہ اسی Tribe سے تعلق رکھتے ہیں اور سر، یہ ہمارے ضلع میں اور خاصکر تحصیل باڑہ میں سب سے پسماندہ یہی لوگ ہیں، تو اس لئے میں یہ توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وہاں پہ پینے کے پانی کے بھی مسائل ہیں، وہاں پہ تعلیم، کوئی پکی سڑک کی بھی سہولت نہیں ہے، تو اس لئے میری گزارش ہے کہ ان علاقوں کو بھی اس سپیشل پیکج میں شامل کیا جائے اور اس کے ساتھ ہی سر، میں ایک اور بھی Add کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے تیراہ اور باڑہ جو دہشت گردی سے بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں اور خاصکر اس کے بازار جو تھے جو Traders کے Assets تھے، وہ بھی تباہ ہوئے تھے لیکن شمالی وزیرستان کو بھی سپیشل پیکج دیا گیا، بازار ذخہ خیل کو بھی یہی Militancy اور دہشت گردی سے Affected ہونے کی وجہ سے پیکج کی منظوری ہوئی ہے لیکن باڑہ اور تیراہ کے علاقے کے لئے بھی سر، میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے لئے بھی کچھ انتظام کیا جائے۔ تھینک یو، جی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، کامران بنگش صاحب، شہرام خان ترکئی۔

جناب شہرام خان (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): شکریہ جناب سپیکر، ایم پی اے صاحب ایک تو Treasury benches سے ہیں، ان کی بات بالکل بجا ہے، ایشو۔ ان کا Concern جو ہے، علاقے کی ڈیویلپمنٹ ہے تو Regular basis پہ چیف منسٹر LMDs کے ہر ضلع کی روٹین میں میٹنگ کرتے ہیں اس میں سارے Aligned departments ہوتے ہیں، At time منسٹرز بھی ہوتے ہیں تو ہم بھی وہاں پہ ان کا Issue put کرینگے چیف منسٹر کو اور میری ایم پی اے صاحب سے بھی ریکویسٹ ہوگی اور میں چیف منسٹر سے کہہ بھی دونگا کہ وہ یہ خود بھی ان سے بات کریں، جب یہ Explain کرینگے وہ زیادہ بہتر ہوگا، بہر حال میں ان سے یہ کہہ دونگا، وہ ان سے بیٹھ کر، ان کو بلا کر ان کو ٹائم دیں اور ان کے Issue resolve سن لیں، پھر جب ان کی میٹنگ ہوگی تو اس کا Input لے لیا جائے گا اور اس کو Accommodate کر لیا جائے گا ان شاء اللہ جی، تھینک یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو، ٹھیک ہے ان کو کریں، کرتے ہیں پھر۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: تھوڑی Legislation کر لیں نا، پھر کرتے ہیں۔

(مداخلت)

<u>جناب سپیکر:</u> دیکھیں وہ بھی کھڑے ہیں، آپ بھی کھڑے ہیں اور میرے پاس اتنے اور بھی ہیں، میں دیتا ہوں، سب کو دیتا ہوں، پانچ منٹ دے دیں، پانچ منٹ میں Legislation ختم کر لونگا۔

## مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا گواہ کا تحفظ مجریہ 2021 کا متعارف کرایا جانا

<u>Mr. Speaker:</u> Honourable Minister for Parliamentary Affairs, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Witness Protection Bill, 2021, in the House. Who will present the Bill? پارلیمنٹری آفیئرز کا، وہ تو ہیں، نہیں ہیں۔ Witness Protection Bill, Khyber Pakhtunkhwa, Witness Protection Bill.

<u>Mr. Kamran Khan Bangash (Special Assistant for Chief Minister)</u>: Sir, I request to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Witness Protection Bill, 2021, in the House.

<u>Mr. Speaker:</u> It stands introduced. Item No. 9, Sentencing Bill, 2021

یہ ہم نے پاس کر لیا تھا Clause 18 تک، اب Nineteen۔

Amendment in the Clause 19 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi Sahib, MPA, to please move his amendment in Clause 19 of the Bill. Kundi Sahib.

<u>Mr. Ahmad Kundi:</u> Ji Sir, I, Ahmad Kundi, move that in Clause 19, for the word "three" the word "Five" may be substituted.

<u>جناب سپیکر:</u> جی، منسٹر صاحب۔

<u>جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم):</u> سر، میں معذرت چاہونگا، اس کے بارے میں مجھے علم نہیں ہے، اگر لاء منسٹر صاحب اس پہ بات کریں۔

<u>جناب سپیکر:</u> لاء منسٹر صاحب، آپ کو Handover کیا ہے یہ کسی نے؟

<u>جناب فضل شکور خان (وزیر قانون):</u> نہیں سر، انہوں نے مجھے نہیں دیا ہے۔

<u>Mr. Speaker:</u> The Bill is deferred. (Applause)

دیکھیں، یہ میں کئی بار یہ بات کہہ چکا ہوں کہ ہر شخص کو اپنی ذمہ داری کا احساس ہونا چاہیئے، جس ڈیپارٹمنٹ کا بھی بل ہے، اگر اس کا منسٹر نہیں ہے کسی وجہ سے تو ڈیپارٹمنٹ کی یہ ذمہ داری بن جاتی ہے کہ وہ کسی منسٹر کو ڈھونڈ کر اس کے حوالے کرے کہ My Minister is not around today، ہمارا بل ہے، یہاں بلدیات کے لوگ بیٹھے ہوئے ہونگے، کوئی ہے بلدیات سے،

Who is from Local Bodies, Local Government?

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): سر، یہ Home and Tribal Affairs کا ہے جی-----

جناب سپیکر: آپ باہر تشریف لے جائیں، آپ اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کریں۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ Home and Tribal Affairs کا بل ہے۔

جناب سپیکر: جی؟

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: یہ جی Home and Tribal Affairs کا بل ہے۔

جناب سپیکر: کس کا Home and Tribal کا، اس کا کون ہے؟ ادھر آپ کس لئے تشریف لائے تھے جب آپ کا اگر کوئی منسٹر نہیں ہے تو کسی کو آپ نے Handover کیا کہ آج آپ کا بل ہے؟ کیا Designation ہے ان کا، ایڈیشنل سیکرٹری صاحب ہیں، ان کا بہت قیمتی ٹائم ضائع ہو رہا ہے، آپ برائے مہربانی تشریف لے جائیں اور اس دن بل پیش کروائیں جس دن کسی سے آپ بات کر لیں کہ Who will present it here? اور یہ بڑی افسوسناک بات ہے اور لیٹر لکھ دیں چیف سیکرٹری صاحب کو، میری طرف سے Displeasure note بھیج دیں، یہ سیکنڈ ٹائم ہو رہا ہے اسی ڈیپارٹمنٹ کے خلاف اور یہ میں کیا Comments کروں؟

## مسودہ قانون مجریہ 2021ء کا زیر غور لایا جانا

(Centre of Excellence on Countering Voilent Extremism)

Mr. Speaker: Item No. 11: Special Assistant to Chief Minister for Higher Education, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Center of Excellence on Countering Violent Extremism Bill, 2021 may be taken into consideration at once

Mr. Kamran Khan Bangash (Special Assistant for Chief Minister): Sir, I request that the Khyber Pakhtunkhwa, Centre of Excellence on Countering Violent Extremism Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Centre of Excellence on Countering Violent Extremism Bill, 2021 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Ji, Naeema Kishwar Sahiba.

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ سپیکر صاحب، چونکہ آپ بل کے Consideration پہ جائیں گے اور چونکہ ظاہر ہے میں نے امنڈمنٹ نہیں Move کی تو پھر آپ مجھے بات کرنے نہیں دینگے، اس لئےAs whole میں بات کرونگی۔ سپیکر صاحب، یہ لوگ اس میں وہ چاہ رہے ہیں کہ یہ ایک ادارہ بنانا چاہ رہے ہیں کہ یہ اس پہ دہشت گردی پہ قابو پانے کے لئے ایک ادارہ بنائیں گے، پوچھنا میں نے یہ تھا کہ یہ میرے خیال میں پوری دنیا کا ایکSubject ہے، ایکWorld topic ہےاور میرا نہیں خیال کہ ایک صوبہ اس کو کنٹرول کر سکتا ہےاور پھر یہ مرکزی لیول پہ اس کے لئے اقدامات ہونے چاہئیں۔ اس میں جو میں دیکھ رہی ہوں، یہFATF کے لئے بھی کام کرے گا، جو یہ ایک بورڈ بنائے گا، تو میں نے پوچھنا یہ ہے کہ یہ بورڈ کس طرح FATF کے لئے کرے گا؟ FATF کے لئے ہماری ستائیس ڈیمانڈز تھیں اور ہمارے ملک نے جان کی بازی لگا کر ہم نے اپنی روایات کو، اپنے مذہب سے آگے بڑھ کے اس کے لئے قانون سازی کی، ہم نے چھبیس اس کی ڈیمانڈز پوری کیں۔ میرے خیال میں FATF ایک سیاسی ادارہ بن چکا ہے، چھبیس ڈیمانڈز ہمارے ملک نے اس کی پوری کیں، ایک ستائیسواں ڈیمانڈ ہم نے پوری نہیں کی اور ہم Grey list سے نہیں نکلے اور اس ادارے نے اس کے لئے بھی کام کرنا ہے، تو مجھے یہ جواب چاہیئے کہ ہم نے اس ادارے کو ایک بورڈ کو بنا کر یہ کونسا وہ کام کرے گا کہ اس کے لئے یہ ادارہ ہم بنا رہے ہیں؟ ایک طرف حکومت کا یہ دعویٰ ہے کہ ہم نوکریوں یا پنشن میں کمی کرینگے تاکہ ہمارا بوجھ کم ہو، دوسرا، روز ہم دیکھتے ہیں کہ ایک کونسل بنائی جاتی ہے، ایک بورڈ بنایا جا رہا ہے، مجھے سمجھ نہیں آئی کہ یہ ایک بورڈ جب ہم بنا رہے ہیں، اس سے کس طرح انتہا پسندی پہ یا ان چیزوں پہ قابو پایا جا سکتا ہے؟ مجھے اس بل کی سمجھ نہیں آئی۔

جناب سپیکر: جی، کامران بنگش صاحب۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: سر، شکریہ آپ کا۔ ایک تو یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ یہ بل جو ہے یا یہ جو سنٹر بن رہا ہے یہ FATF کے لئے کام نہیں کرے گا، یہ FATF کے حوالے سے جو نیشنل لیول پہ یا پروانشل لیول پہ Working groups ہیں کہ ان کی جو Conditionality ہے اس کو Fulfill کرنے کے لئے، یہ تو ان کو ایک Mechanical support دے گا یہ سنٹر، تو یہ وہ Working groups ہیں جو ہمارے یہاں پہ بنتے ہیں، ہم انٹرنیشنل قوانین کے پابند ہیں، آپ کی رائے یا اس کا میں احترام کرتا ہوں لیکن ہم دنیا سے Isolate ہوکر نہیں رہ سکتے، تو یہ تھوڑی سی

Working groups کے لئے نہیں بنا رہے، ان کے FATF ضروری تھی، ہم Clarification کے لئے۔ سر، دوسری بات جو انہوں نے کی ہے، یہ سر، بہت ایک Broader subject ہے، ہائر ایجوکیشن میں سپیکر صاحب، آپ بھی رہ چکے ہیں، ہائر ایجوکیشن کا ایک Important کام جو ہے وہ ایک Think tank کے طور پر کام کرنا ہوتا ہے کہ ہم گورنمنٹ کو یا مختلف اداروں کو یا Even عوام کے جو Social issues ہیں یا Psychological issues ہیں، اس کے حوالے ہائر ایجوکیشن ایک Think tank کا کام کرے کہ Policy guidelines دیں ہم Overall scenario کو دیکھ لیں، اب انہوں نے جو صرف ایک Terrorism کی بات کی ہے، یہ Countering violent extremism کا سنٹر Terrorism کے ساتھ Limited نہیں ہوگا، یہ جو پر تشدد انتہائی پسندی ہے اور اس کی میں سر، کچھ Examples آپ کو دیتا ہوں، اگر آپ یہ دیکھ لیں یہاں پہ آپ بھی اس بات کی گواہ ہیں، اسلحہ کا جو Culture ہے، اس کو Counter کرنے کے لئے کیا Strategies ہو سکتی ہیں جو ہمارا Academia ہے وہ اس میں کیا Propose کرتے ہیں؟ اگر سر، آپ میڈیا کے حوالے سے بات کریں، میڈیا میں جن جن Cultures بات ہوتی ہے یا جو اسلحہ کی نمائش ہوتی ہے، اگر آپ Overall ہمارے باقی ایشوز دیکھ لیں جو Fifth Generation Warfare اب چل رہی ہے، اس کے حوالے سے کیا ایسے ہو سکتا ہے کہ گورنمنٹ نے یہ سوچا کہ ایک Integrated body ہو، ان جیسے اداروں کے بارے میں نیشنل ایکشن پلان میں بھی ڈسکشن ہوئی ہے لیکن سر، ہم ایک Holistic approach کے تحت ایسا ادارہ بنانے کا ہم نے Propose کیا ہے کہ جو Real spirit ہے ہائر ایجوکیشن کی کہ وہ نہ صرف گورنمنٹ کو بلکہ پبلک میں جو Research activity ہے وہ ہم Conduct کریں، ہم ایک Strategy پہ Assist کریں گورنمنٹ کو کہ وہ Violent extremism کو کیسے Reduce کر سکتے ہیں؟ مسٹر سپیکر، ہم Group of experts بنائیں کہ جو گورنمنٹ کو Help کرے، پبلک کو Help کرے، ہمارے مختلف ادارے ہیں ان کی Help کریں۔ ہم مسٹر سپیکر، جیسے میں نے کہا کہ FATF کے Working groups کو ہم Assist کریں سر، ایک جو ہم نے دیکھا ہے کہ ایک Consolidated data gathering گورنمنٹ کے Functionaries سے باہر نہیں ہے، تو ہم Data gathering اور پھر اس کے حوالے سے Informed decisions لیں، تو اس پہ یہ Centre of Violent extremism کام کرے گا۔ سر، ہم

ریسرچ میں بہت زیادہ پیچھے ہیں،Overall بھی دیکھ لیں لیکن اس سیکٹر میں چونکہ یہ ہمارا Domestic issue ہے، ہم پوری دنیا کو ٹھیک کرنے کے لئے تو ہم سب کی خواہش ہو سکتی ہے لیکن جو ہمارا Domain ہے وہProvinceہے تو اس Province نے یہ اقدام اٹھایا ہے اور یہ میں Floor of the House پہ کہہ رہا ہوں کہ اس کے اوپر جتنیEffort ہوئی ہے، یہ پوری دنیا میں اپنی نوعیت کا پہلا ادارہ ہوگا جو کہ اس قسم کے مسائل کو جو کہ ہمارے Local یا Regional issues ہیں، ان کے بارے میں سر، یہ کام کرے گا۔ ہم سر، ایسی Organization سے Activities بھی Generate کریں گے، سیمینار، ورکشاپ، یہ کرے گا۔ پھر سر، سب سے Important جو ہے وہ Faith based organizations ہیں جو عقائد کے حوالے سے کام کرتی ہیں، ان میں ایک Consolidated coordination کی ضرورت ہوتی ہے، ان کو ایک پلیٹ فارم پہ جمع کرانے کی ضرورت ہے۔ سر، یہ ادارہ وہ کام کرے گا جو کہ ہمارے جو باقی ڈیپارٹمنٹس ہیں وہ شاید ان سے تھوڑی سی دوری بھی ہے یا ان کے بارے میں ان کی رائے بھی ہو سکتی ہے لیکن یہاں پہ چونکہ Experts ہوں گے، Academicians ہوں گے، پبلک سیکٹر کے لوگ ہوں گے، پرائیویٹ سیکٹر کے لوگ ہوں گے پارلیمنٹیرین بھی ہوں گے، تو یہ سر، ایک Informed decision, informed data کے اوپر اپنی Recommendations دے گا، Media strategies بنائے گا اور اس کو لے کر ہم ان شاء اللہ آگے جو ہمیں چیلنجز سامنے آرہے ہیں، جو خطے کے مسائل ہیں ان کو لے کر ہم ان شاء اللہ اس سنٹر سے آگے لے کر جائیں گے، بہت سے اداروں Institutions میں ہے لیکن سب کو یکجا کرنا اور اکٹھا کرنا یہ اس کا Main objective ہے۔

Mr. Speaker: Thank you.

محترمہ نعیمہ کشور خان: سر، بات یہ ہے کہ---

Mr. Speaker: Clauses 1 to 3.

محترمہ نعیمہ کشور خان: دیکھیں سر، دیکھیں، ایک منٹ میری بات سن لیں ناں، یہ تو----

جناب سپیکر: دیکھیں، اس بات پہ اس دن بھی آپ کے ساتھ میری تلخی ہو گئی، اب دیکھیں ناں، آپ اجارہ نہ قائم کیا کریں، ابھی ہمیں کام کرنے دیا کریں، آپ نے بات کی، انہوں نے جواب دے دیا، پھر آپ شروع ہو جائیں گی، پھر جب آپ کے پاس، پلیز تشریف رکھیں۔

Since no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses 1 to 3 of the Bill, therefore, question before the

House is that the clauses 1 to 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; clauses 1 to 3 stand part of the Bill. Amendment in clause 4 of the Bill: Ms. Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba, MPA, to please move her amendment in clause 4 of the Bill.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ سب سے پہلے تو میں جو بھی Brain اس کے پیچھے ہے، میں اس کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ یہ بہت اچھا بل ہے جناب سپیکر، یہ ایک ہائرایجوکیشن کے لئے انہوں نے جو بل بنایا ہے اور جس کو ابھی ہم پاس بھی کرنے والے ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، میں ایک بات ضرور یہاں پہ آج اپنی کرنا چاہوں گی کہ یہ Civic Education Bill کے ساتھ جو مشابہت ہے جو کہ میں نے جمع کرایا ہوا ہے اور اس میں میں نے اس کو یعنی پرائمری کلاس سے میں نے اس کو کہا ہوا ہے کیونکہ جب بچہ جب Growing کرتا ہے تو اس کو اپنے حقوق کا پتہ ہو، اس کو عورتوں کے حقوق کا پتہ ہو، اس کو Minority کے حقوق کا پتہ ہو، اس کو ان کی Worship کے حقوق کا پتہ ہو، وہ ایک اچھا قابل Citizen بن سکے اور جب وہ اپنی Age تک پہنچے تو اس کو پتہ ہو کہ Yes, this is good for me or this is not, this is bad for me.-----

جناب سپیکر: امنڈمنٹ لائیں ناں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میں یہ جمع کرا چکا ہوں اور وہ میں اس کے لئے، مطلب ہائرایجوکیشن کے لئے نہیں ہے، یہ میں نے ایلیمنٹری اور اس کے لئے جمع کروایا ہوا ہے تو یہ، میں اس بل کی بہت زیادہ تعریف کرتی ہوں جناب سپیکر صاحب، میری امنڈمنٹ ہے کہ ----

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: I, Nighat Yasmeen Orakzai, move that in clause 4, in sub clause (2), after paragraph (b), the following new paragraph (bb) may be inserted, namely.- "(bb) one female Member of the Provincial assembly of Khyber Pakhtunkhwa, to be nominated by the Speaker;"

سر، اس میں میں چاہتی ہوں کہ پھر وہی بات آجاتی ہے کہ چونکہ ہم یہاں پہ جو لوگ آئے ہوئے ہیں تو ہم Women empowerment کے لئے بات کرتے ہیں اور Women empowerment کبھی بھی نہیں آئے گی جب تک آپ ہر محکمے میں کسی نہ کسی اپنے ایم پی ایز اور خدا کے لئے اپنی Political

will کو اتنی Shrink نہ کریں کہ Political will ہی یہاں سے نکل جائے اور پولیٹیکل لوگ ایک سائیڈ پہ رہ جائیں، تو میں اس بات پہ ضرور سر بات کروں گی کہ اس میں ایک Female، ہمیں پتہ ہے کہ اپوزیشن سے تو آپ نے لینی نہیں ہے تو ظاہر میں ٹریژری لیکن مجھے ٹریژری بنچز کی جو عورتیں ہیں ناں، ان پہ غصہ اس لئے آتا ہے کہ یہ اپنے حقوق کے لئے نہیں اٹھتی ہیں، یہ اپنے حقوق کے لئے آواز نہیں اٹھاتی ہیں، یہ اپنے حقوق کے لئے کوئی بات نہیں کرتی ہیں اور ان لوگوں کو یہاں پہ صرف Yes اور No کے لئے بٹھایا گیا ہے اور جناب سپیکر صاحب، میں آپ کو یہ بھی بتادوں کہ جب یہ بل پیش ہوتے ہیں، صرف آٹھ دس لوگوں پہ ہم لوگ بل پاس کرتے ہیں جس پہ وہاں سے عائشہ بانو اور آسیہ اسد صاحبہ کو میں بالکل یہاں سے داد دوں گی اور یہاں پہ میری جو بہنیں بیٹھی ہوئی ہیں اور جو دو تین لوگ بیٹھے ہوئے ہیں مرد، ان لوگوں کو داد دوں گی کہ ہم آپ لوگوں کے بل پاس کرتے ہیں ورنہ آپ کے بل تو پاس ہی نہ ہوں، کورم کی نشاندہی ہونے کے بعد جناب سپیکر صاحب، یہ میری امنڈمنٹ ہے اور میں ان دو لیڈیز کا بہت شکریہ ادا کرتی ہوں، آخر تک بیٹھی رہتی ہیں، آخر تک سنتی رہتی ہیں اور "Yes" as usual کہتی رہتی ہیں۔ تھینک یو جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ آپ نے بڑے اچھے طریقے سے ٹریژری بنچز کی وویمن کا ذہن خراب کرنے کی کوشش کی ہے۔ جی، کنڈی صاحب۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: سر، مستورات کی نمائندگی اور حقوق کی بات ہو اور ہماری نمائندگی نہ ہو اس میں، تو یہ تو ہو نہیں سکتا۔ نگہت بی بی نے ہمیشہ عورتوں کی نمائندگی کی بات کی ہے، میں کہہ رہا ہوں سر، بڑا بہترین آئیڈیا ہے۔ کامران صاحب نے جو بات کی ہے، دنیا میں جتنی بھی ٹاپ کی یونیورسٹیاں ہیں وہ ریسرچ پیپرز بناتی ہیں، Think tanks کو دیتی ہیں، اس کے اوپر پالیسی بنتی ہے، ہماری بدقسمتی یہ ہے Policy makers کے درمیان اور یونیورسٹیوں کے درمیان بہت Gap ہے اور یہ جو ایکٹ ہے، یہ اس میں بڑا Important role play کرے گا، میں Appreciate کرتا ہوں کامران صاحب کو، یہ جو آئیڈیا لے کر آئے ہیں تاکہ ہماری یونیورسٹیاں تھوڑی سی Active ہوں تاکہ ہمیں پیپرز دیں، ریسرچ پیپر دیں تاکہ ہم اس پہ کام کریں اور سب سے بہترین چیز یہ ہے اس میں Annual report جو ہے وہ پراونشل اسمبلی کے پاس آئے گی جس کے لئے ہم تین سال سے پیٹ رہے ہیں، جب بھی کوئی ایکٹ بنتا ہے تو وہ گورنمنٹ کو پیش ہوتا ہے، جب بھی کوئی ایکٹ بنتا ہے تو وہ گورنمنٹ کو پیش، گورنمنٹ کو تو ہر چیز مل

سکتی ہے، ہم ممبران کو ملے تاکہ ہم اس کو شیئر کریں، پھر اس سے کوئی چیز بنا سکیں۔ پھر میری دوبارہ ریکویسٹ کامران صاحب سے یہی ہو گی، بڑا Important Board ہے جس میں مستورات کی نمائندگی، عورتوں کی نہیں ہے اور میرے خیال میں پولیٹیکل لوگوں کو Space دینا چاہیئے۔ میں نے پہلے بھی کہا باہر کی دنیا میں Authorities کے چیئرمین پولیٹیکل لوگ ہوتے ہیں، وہاں پہ جتنی بھی Regulatory bodies ہوتی ہیں، وہاں پہ Elected لوگ ہوتے ہیں، ہم کیوں Elected لوگوں سے اتنے Annoyed ہیں کہ کسی بھی ہم Important Forum پہ ان کو نہیں رکھنا چاہتے ہیں؟ کیونکہ یہ Objectives declare کرے گا، یہ جو BoG ہے، تو میری ریکویسٹ یہی ہے جو یہ امنڈمنٹ اگر آ جائے تو یہ مزید بھی بہتر ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، کامران بنگش صاحب۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: سر، مجھے ایک منٹ کیلئے موقع دے دیں۔

جناب سپیکر: جی جی، نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: سپیکر صاحب، یہ (4) میں (d) میں یہ بار بار یہ Home &Tribal لکھتے ہیں، میرے خیال میں اب اس کو یہ Tribal affairs کو ختم ہونا چاہیئے۔

جناب سپیکر: جی، کامران بنگش صاحب۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: سر، ایک تو جو نگہت بی بی نے Amendment propose کی ہے، اس کی ضرورت اس لئے بھی ہے کہ ہم جب Violent extremism کی بات کرتے ہیں تو خواتین بھی Suffer ہوتی ہیں جس میں Domestic violence بھی ہے جس میں اور بھی Violence ہے، تو سر، میں اس کے ساتھ Agree بھی کرتا ہوں اور Appreciate بھی کرتا ہوں کہ انہوں نے اس کو Identify کیا ہے جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; amendment stands part of the Bill. Now, question before the House is that the amended clause 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the amended clause 4 stands part of the Bill. First amendment in clause 5.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سب سے پہلے تو میں نے پہلے بھی بل کی تعریف کی ہے، ابھی دوبارہ بھی میں تعریف کرتی ہوں اور اسی Spirit کا جیسے بھی بل آئے گا تو میں نے اپنی تمام Amendments Withdraw کر دی ہیں۔

جناب سپیکر: صرف بل کی تعریف نہ کریں، ساتھ منسٹر کی بھی تعریف کریں ناں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، جو جو Brain بھی ان کے پیچھے ہے، جنہوں نے یہ بل بنایا ہے، میں ان کو Appreciate کر رہی ہوں اور جس طریقے سے منسٹر نے اس کو Explain کیا ہے، میں نے تو یہاں سے ڈیسک بجایا ہے سر، ہم تو Narrow minded نہیں ہیں، جب اچھا کام کرے گی حکومت تو ہم ان کو Well done کریں گے اور اگر حکومت اچھا کام نہیں کرے گی تو پھر ہم اس کے ناقدین بنیں گے، تو جناب سپیکر، جس Spirit سے یہ بل پیش کیا گیا ہے اور جس Brain نے اس کو بنایا ہے اور جس طریقے سے انہوں نے اچھے طریقے سے پیش کیا ہے، میں اپنی تمام امنڈمنٹس جو ہیں تو وہ Withdraw کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: Great. Now, the question before the House is that the original clause 5 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; original clause 5 stands part of the Bill. Clauses 6 to 15 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses 6 to 15 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 6 to 15 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; clauses 6 to 15 stand part of the Bill. Clause 16 of the Bill: The question before the House is that the original clause 16 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; original clause 16 stands part of the Bill. Clause 17: Since, no amendment has been proposed by the any honourable Member in clause 17 of the Bill, therefore, the question before the House is that clause 17 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; clause 17 stands part of the Bill, schedule stands part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

## مسودہ قانون مجریہ 2021ء کا پاس کیا جانا

(Centre of Excellence on Countering Violent Extremism)

Mr. Speaker: Passage Stage: Special Assistant to the Chief Minister, for Higher Education, please move that Khyber Pakhtunkhwa, Centre of Excellence on Countering Violent Extremism Bill, 2021 may be passed.

Mr. Kamran Khan Bangash (Special Assistant for Higher Education): Sir, I request that the Khyber Pakhtunkhwa, Centre of Excellence on Countering Violent Extremism Bill, 2021 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that that Khyber Pakhtunkhwa, Centre of Excellence on Countering Violent Extremism Bill, 2021 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; the Bill is passed.

جی، میر کلام بہت دیر سے Wait کر رہا ہے، جی آپ کی باری ہے، میر کلام صاحب۔

## رسمی کارروائی

جناب میر کلام خان: جناب سپیکر، شکریہ میں آج اس لئے آپ کا نہیں ادا کرنا چاہتا کہ اتنی دیر سے مجھے بٹھایا ہے اور دیر دیر کرکے ابھی بات کی (اجازت) ملی۔

جناب سپیکر: نہیں، شکریہ پھر بھی بنتا ہے ناں کیونکہ Order of the Day کو Complete کیا ہے۔

جناب میر کلام خان: نہیں نہیں، آج نہیں بنتا ہے جناب سپیکر، یہاں پہ ہم آتے ہیں ہمارے بزنس کے حوالے سے، ہمارے کوئسچنز، میرے ہزار سے اوپر کوئسچنز آ گئے ہیں لیکن اسمبلی میں پچیس تیس تک نہیں

آ گئے ہیں، کال اٹینشنز، یہ چیزیں بھی نہیں آتیں، پوائنٹ آف آرڈر پر بھی بات کرنے کی اجازت نہیں ہوتی ہے تو جناب سپیکر، یہاں پر آنے کی ہماری، یہاں پر آنے کا ہمارا کیا فائدہ ہے؟

جناب سپیکر: یہ دیکھ لیں ناں، یہ اتنا بزنس چلا ہے تو ممبرز کا بزنس تھا اور یہ سارے پوائنٹس آف آرڈر ہیں، یہ میرے پاس، اگر میں ان پہ شروع ہو جاؤں تو میں پھر اجلاس صرف پوائنٹ آف آرڈر کے لئے ہی کر رہا ہوں باقی کے لئے نہیں، تو آپ نے بزنس Complete کر لیا، اب آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیں۔

جناب میر کلام خان: جناب سپیکر، میں اسی تفصیل میں نہیں جاتا کہ یہاں پہ بہت سارے لوگوں کو پوائنٹ آف آرڈر ملتے ہیں اور بہت سارے لوگوں کو نہیں ملتے لیکن میں ضروری باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ سپیکر صاحب، ایک انتہائی سیریس مسئلے سے میرا حلقہ اور وزیرستان اتنے عرصے سے ایک مسئلہ میں پھنسا ہوا ہے کہ اس کے حوالے سے پوری دنیا کو پتہ ہے لیکن جناب سپیکر، ہماری حکومت کی، صوبائی حکومت کی اور مرکزی حکومت کی غیر سنجیدگی کو دیکھ کر ہم پریشان رہ جاتے ہیں۔ جناب سپیکر، پچھلے اڑتالیس گھنٹوں میں نارتھ وزیرستان میں پانچ Target killings کے واقعات ہوئے ہیں، جناب سپیکر، جب ہم بات کرتے ہیں یہاں پہ تو ہمیں دو منٹ کا ٹائم بھی نہیں ملتا اس پر، جناب سپیکر، پورے ملک میں پورے صوبے میں جا کر آپ نے بورڈز لگائے ہیں، سائن بورڈز لگائے ہیں کہ جنگلی حیات کا بھی تحفظ کیا جائے لیکن جناب سپیکر، وزیرستانیوں کے تحفظ کا کوئی بھی بات نہیں کرتا، وزیرستان اتنا چھوٹا سا ٹکڑا ہے اس صوبے کا، وزیرستان اتنا چھوٹا سا ٹکرا ہے اس ملک کا جناب سپیکر، اس سال کے شروع ہونے سے آج تک بیالیس Target killings کے واقعات ہوئے ہیں جناب سپیکر، اس سال کے دو حصے Complete ہو گئے ہیں اور ایک حصہ باقی رہ گیا ہے، یہ اگست کا مہینہ ہے، اس میں توقع کی جاتی ہے کہ اس میں تیس پینتیس چالیس کے قریب اور بھی ایسے واقعات ہو جائیں جناب سپیکر، ہمارا دوست ہمارا ساتھی جو ہمارے ساتھ ایک جگہ پہ اس بدامنی کے خلاف وہ جدوجہد کر رہا تھا، دو دن پہلے Youth of Waziristan کے صدر نور اسلم داوڑ کو ان کے گھر کے سامنے ٹارگٹ کیا گیا جناب سپیکر، آج کے دن تک ایک بھی بندے کو نہیں پکڑا جناب سپیکر، ہماری حکومت وہاں پہ کیا کر رہی ہے؟ جناب سپیکر، ہمیں گلہ ہے جناب سپیکر، ہمارے لوگوں کو گلہ ہے، جناب سپیکر، ہمارے لوگوں کو گلہ ہے کہ وہاں پر جو بھی واقعہ ہوتا ہے آج کے دن تک ایک بندے کو نہیں پکڑا جناب سپیکر، کہ یہ اس بندے نے یہ کیا ہے، تو وہاں پہ لوگ آ کر، وہاں پہ لوگ آ کر شمالی وزیرستان کے،

میر علی یا میران شاہ میں اتنی آبادی کے علاقے میں لوگوں کو ٹارگٹ کر کے وہ لوگ کہاں پہ جاتے ہیں، جناب سپیکر، اس بات پر سنجیدگی سے غور کرنا ہوگا لیکن جناب سپیکر، ہم جب بات کرتے ہیں تو سارے لوگ پریشان ہوتے ہیں، سارے لوگ ناراض ہوتے ہیں، ہماری ساری ایجنسیاں ناراض ہوتی ہیں کہ یہ اسمبلی میں بات کرتے ہیں اس چیز کے حوالے سے، جناب سپیکر، ہم جب یہاں پہ بات نہیں کرتے تو ہم کیا کریں؟ آج آپ مجھے بتائیں کہ ہم کیا کریں جناب سپیکر، کہ پچھلے اڑتالیس گھنٹے میں پانچ Target killing کے واقعات پورے ملک میں نہیں ہوئے لیکن نارتھ وزیرستان میں ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر، میں ریکویسٹ کرتا ہوں جناب سپیکر، انتہائی عاجزی سے میں حکومت سے، ریاست سے، کہ ہمیں بتائیں ہم نے کونسا گناہ کیا ہے کہ روز روز ہمارے لوگ ٹارگٹ ہو رہے ہیں؟ اور آج وہ بدقسمت دن ہے جناب سپیکر، کہ ایک سال اس کا پورا ہوا کہ پچھلے سال اسی دن مجھ پر بھی قاتلانہ حملہ ہوا تھا جناب سپیکر، اس پر میں نے یہاں پہ بات کی تھی لیکن آج کے دن تک کوئی ان باتوں کو سنجیدہ نہیں لیتا۔ جناب سپیکر، ہم اسمبلی میں بات نہ کریں، ہم کس جگہ پہ اس بات کو کر لیں جناب سپیکر، ہم کس سے فریاد کر لیں؟ تو اس پر آپ کی Ruling چاہیئے کہ صوبائی حکومت، ہماری پولیس، ہمارے ادارے ایک رپورٹ پیش کریں عوام کو کہ اس سال میں فروری 2018 سے لے کر آج تک پانچ سو سے زائد Target killing کے واقعات ہوئے ہیں جناب سپیکر، کسی کو پتہ نہیں ہے، آپ کا میڈیا حکومتی ایماء پر افغانستان میں جا کر وہاں پہ طالبان کی صفتیں بیان کر رہا ہے لیکن وزیرستان میں جو کچھ ہو رہا ہے اس پر کوئی ایک ٹی وی چینل ایک میڈیا چینل نے بات نہیں کی، ہمیں گلہ ہے، اس لئے تو ہمیں گلہ بنتا ہے جناب سپیکر، کہ ہمارے لوگ اگر اس صوبے کا حصہ ہیں، اگر اس ملک کا حصہ ہیں، اگر اس صوبے کے شہری ہیں تو جناب سپیکر، ان کا تحفظ اس حکومت کی ذمہ داری ہے، تو جناب سپیکر، دو اور انتہائی ضروری پوائنٹس ہیں، ان پہ میں بات کرنا چاہتا ہوں، پتہ نہیں کہ پھر ہمیں کب موقع ملے گا؟ یہ جو میں نے باتیں کی ہیں یہ اس طرح مجھے لگ رہا ہے کہ اس کی سزا مجھے ملے گی، یہاں پہ فلور پر بھی اور باہر بھی مجھے اس کی سزا ملے گی جناب سپیکر، لیکن میں دو باتیں اور کرنا چاہتا ہوں۔ دوسری بات، ہمارے سٹوڈنٹس ہیں قبائلی علاقے کے، افغانستان کے، اسی صورتحال میں یہ جو ہو رہا ہے اس میں ہمارے ہزار تک سٹوڈنٹس ہیں ان کے وہاں پہ تعلیمی ادارے بند ہیں، ان کے لئے حکومت نے کچھ کرنا ہوگا جناب سپیکر، میں کامران صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ مسئلہ ہمارے قبائلی سٹوڈنٹس کے ساتھ ہو رہا ہے کہ وہاں پہ ہماری Seats تھیں افغانستان میں، وہاں پہ تعلیمی ادارے بند ہیں تو ہزار کے قریب

سٹوڈنٹس ہیں، ان کے لئے کچھ نہ کچھ کرنا ہوگا۔ آخر میں جناب سپیکر، میں ایک بات واپڈا کے حوالے سے کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے بھی گلہ کیا تھا واپڈا سے، جناب سپیکر، میں نے اسی دن سے واپڈا سے گلے چھوڑ دیئے جب یہاں پہ منسٹر کھڑے ہو کر اس نے بے بسی کا اظہار کیا کہ واپڈا والوں پر ہمارا بس نہیں چلتا، جناب سپیکر، میں ایک ریکویسٹ کرتا ہوں، اس سے ذمہ وار فورم مجھے نہیں ملتا جناب سپیکر، کہ نارتھ وزیرستان میں اور ٹرائبل ڈسٹرکٹس میں واپڈا والے ٹرانسفارمر کو بیچتے ہیں، کھمبوں کو بیچتے ہیں، تاروں کو بیچتے ہیں، الزام وہاں کے منتخب نمائندوں پر لگ جاتا ہے جناب سپیکر، تو میں ریکویسٹ کرتا ہوں حکومت سے کہ ضرب عضب آپریشن کے بعد شمالی وزیرستان میں جتنے ٹرانسفارمرز آئے ہیں، جتنے کھمبے آئے ہیں، جتنے تارے آئے ہیں، اس کی Completely ایک ایسی جامع رپورٹ بنائی جائے اور اس کی انکوائری کی جائے جناب سپیکر، ہم بدنام بھی ہو رہے ہیں اور آج کے دن تک دو سال ہو گئے ہیں کہ ہم کو ایک ٹرانسفارمر نہیں ملا ہے کہ میں اپنے وٹرز کو دے دوں جناب سپیکر، تو اس پر سنجیدگی سے غور کرنا ہوگا۔ جناب سپیکر، آج میری باتیں ایسی ہونگی کہ آپ ناراض نہ ہو جائیں کیونکہ ہمارے علاقے میں وہاں کے لوگوں کی ہماری طرف نظریں ہیں جناب سپیکر، جب میں بات نہ کروں تو کون کرے گا یہاں پہ ہمارے علاقے کی بات؟ تو جناب سپیکر، میں معذرت کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ Target killing اور یہ جو دوسرے مسئلے میں نے بیان کئے، اس پر حکومت کو چاہیئے کہ سنجیدگی سے غور کرے اور اس کے حل کا کوئی راستہ نکالے۔ جناب سپیکر، ہم کسی کو دھمکی نہیں دیتے جناب سپیکر، ہم بے بس لوگ ہیں، ہم کو اس حکومت نے ریاست پاکستان نے ہم کو De weaponize کیا جناب سپیکر، ہم نے کچھ بھی نہیں کہا، ہم کو اپنے گھروں سے نکالا، ان دہشتگردوں کی صفائی کے لئے، ہم نے کچھ نہیں کہا جناب سپیکر، لیکن یہ حق تو بنتا ہے علاقے کے لوگوں کا کہ ضرب عضب آپریشن ہوا، ہمارا سب کچھ مسمار ہوا ہے، اس کے معاوضے بھی آج کے دن تک نہیں ملے ہیں، اس کے بعد اپنے گھر کے سامنے لوگوں کا ٹارگٹ ہونا جناب سپیکر، افسوس کی بات ہے۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ شاہدہ وحید صاحبہ، شاہدہ وحید صاحبہ۔

<u>محترمہ شاہدہ وحید:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں MMC ہسپتال کی بات کر رہی ہوں جس میں سہولیات کا فقدان ہے، ایک تو اس کا MRI machine کافی عرصے سے خراب ہے اور لوگوں کو بہت زیادہ تکلیف ہے اور لوگ جو ہیں وہ سڑک کی اس طرف جو ہسپتال ہے پرائیویٹ ڈاکٹروں کا، اس میں جاکر

یہ MRI کراتے ہیں جس میں غریب عوام کو بہت زیادہ تکلیف ہے۔ دوسرا یہ کہ شعبہ جو ایمرجنسی ہے اس میں نہ Wheel chair ہے اور نہ Stature ہے، غریب لوگ اپنے مریضوں کو ہاتھ میں اٹھائے ڈاکٹر کے پاس لے آتے ہیں اور یا پھر وارڈ میں شفٹ کر دیتے ہیں، لہذا میں آپ سے یہ ریکویسٹ کرتی ہوں کہ اس پر فوراً اقدامات کئے جائیں اور ان غریبوں کو سہولت دی جائے۔ شکریہ جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی نگہت بی بی، اس کے بعد نثار خان۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب، آپ سے ایک ریکویسٹ کرنی ہے کہ جو ایک کمیٹی بنی تھی کہ جس نے ہمیں اختیار دیا تھا، مطلب ہمارے جو ایم پی ایز ہیں ان کی Salaries کو مطلب Review کرنے کے لئے ہمارے ایکٹ میں جو ہے، کہ ہمارے ایکٹ میں جو بھی چیزیں ہیں ان کو ہم نے Revise کرنا تھا یا ان میں کمی بیشی لانی تھی لیکن اس میں منسٹرز کا، آپکا، یعنی سپیکر صاحب کا اور ڈپٹی سپیکر صاحب کا اختیار ہمارے پاس نہیں ہے، تو جب تک ہمارے پاس منسٹرز کا اور سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کا اختیار نہیں ہے، Sorry نہیں آئے گا تو ہم اس کمیٹی میں آگے نہیں بڑھ سکتے، اس لئے اگر آپ اپنی Ruling دے دیں کہ اسی کمیٹی کو اختیار دیا جائے کہ وہ منسٹرز، ڈپٹی سپیکر اور سپیکر صاحب کی بھی جو Salaries ہیں، ان کو ایکٹ کے ذریعے Revise کیا جائے تو میرا خیال ہے کہ بجائے دوسری کمیٹی بنانے کہ یہی کمیٹی اس پہ کام کرکے اور سارا کچھ کر دے گی۔ اور دوسری بات، یہ تو میری موشن ہو گئی جو میں نے زبانی پڑھ لی ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، اس کے بعد میری ایک بہت Important قرارداد ہے جو اس ہاؤس کے جتنے بھی آپ کے Under کام کرتے ہیں ان کے لئے ایک قرارداد میں نے آپ کو بھیجی ہوئی ہے، تو ایک میری قرارداد ہے، ایک صاحبزادہ صاحب کی ہے اور ایک کنڈی صاحب کی ہے تو پھر اگر پوائنٹ آف آرڈر پورے ہو جائیں تو ہمیں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دے دی جائے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Is this the desire of the House that the motion, moved by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it; the matter is referred to the concerned Committee. Ji, Nisar Khan.

<u>جناب نثار احمد:</u> شکریه سپیکر صاحب، زه په یو دوه خبرو باندې تفصیلی خبره لږه کول غواړم او تاسو نه به غوښتنه کوم، درخواست کوم چې ماله وخت را کړئ۔ یو

خو دا جی چې زمونږه دلته په ایری ګیشن سیکرټری صاحب Twenty percentد Diploma holdersاو د B-Tech degree holders چې کوم Twenty percent quota باندې هغه دغه ورکړے وو او بیا PAC د هغې مخالفت کړے دے او هغوی یو بل ته، په ډیپارټمنټ کښې دننه تالې لګیدلې دی. اول خو زه د سیکرټری صاحب تائید کومه، د هغه مننه کومه چې دومره Courage ئے کړے دے، بلکه دا کوټه زیاته پکار وه د هغوی د پاره او ستاسو حکومت ته خواست کومه چې دغه مینځ کښې د ادارو چې کوم تضاد دے او څومره ډیپارټمنټس دی هغې کښې دا تضاد راروان دے او دا دومره Vacuum پکښې راځی نو دا ختم کړئ او سیکرټری صاحب چې کوم هغه آرډرز کړی دی نو هغه د قانون او د Law مطابق دی، لهذا د هغې Implementation ضروری دے. د دې سره جی زما د ضلعې په حواله باندې ډیر اهم خبره دے هغه دا دے، یو جی چې زما ضلع کښې د ډی ټائپ یو هسپتال دے هغې کښې یو سل لس بیډونه دی، د هغې د پاره کرپشن دومره لوئې انتهاشوې ده، تاسو اولیدل د هغې د پاره انسپکشن هم اوشو، هغه په ریکارډ باندې هم هر څه راغلل، د یو سل لس بیډونو د پاره زر فومونه اغستی شوی دی، اووه سوه کمبلې راغلې دی، د دې ټینډر نشته، دا د کوم چې د هیلتھ ډیپارټمنټ د پاره Authorized کمپنیانې دی د هغوی نه نه دی اغستلی شوی، دومره لوئے غټ کرپشن اوشو هلته، د هغې سره سره جی زما په ضلع کښې بیا تاسو اوګورئ زما په ضلع کښې دا آئس کاروبار دومره تیز دے چې زما په ضلع کښې زنانو هم آئس شروع کړی دی، زما په ضلع کښې شنو بورډونو لاندې د پروټوکول لاندې هغه ته چې دے هغه ملاؤ دے او په هغې کښې آئس راون دی، مونږ چغې وهو د هغې څوک تپوس نه کوی، بلکه زما د هغه ځائے پولیس هم په هغې کښې Involve دے او د هغې چې کله مونږ ته څنګه چې خبره اوکړه، زمونږ ملګری چې په ایکس فاټا کښې مونږ ته د امن مسئله ده چې ما ته Threatsملاویږی، ماته سیکورټی نه ملاویږی، زما نه سیکورټی Close کیږی او بیا د یو خپل پولیس د خپل ملګری په خاطر زما د هغه ځائے یو افسر ډی پی او صاحب په پنډئ کښې په اسلام آباد کښې د پراپرټی ډیلرو چې هلته په زمکو قبضې اوکړی په غیر طریقې سره، هغه ته چې دے څلورو او پنځو کسان

زما د ضلع مهمند نه هلته ورکوی، اود دے سره جی زما دغه کسان زما DCصاحب هغه په خپله برملا وائی میجر جرنل صاحب زما د بالاحصار جرنل صاحب هغه په مخامخ دا خبره کوئی ملکانو ته وائی هلته جی زما پولیټکل سسټم Discourageکوی هلته سیاسی تنظیمونه Discourageکوی په سیاسی تنظیمونو باندې روزانه FIRکټ کوی او هغه ملکانو ته وائی چې تاسو په سړک کینې---

جناب سپیکر: آپ Shortکریں نا، پوائنٹ آف آرڈر مختصر سی چیز ہوتی ہے نا۔

جناب نثار احمد: پلیز جی زما خبره واورئ زه تاسو ته، چې تاسو ئے دلته نه اورئ کوم ځائے به اورئ دا خبره، مونږ خو نه کوئسچن شوک راوړی، نه زمونږه کال اټنشن راځی-----

جناب سپیکر: نثار خان، پوائنٹ آف آرڈر پہ تقریر نہیں ہوتی۔

جناب نثار احمد: تقریر نه دے جی-----

جناب سپیکر: آپ کسی طرف توجہ دلائیں ان کی کہ کوئی منسٹر یہ کام کریں۔

جناب نثار احمد: نو ستاسو توجه خو به په دې شکل راوړو، په بل شکل خو تاسو توجه دې طرف نه راوړی۔

جناب سپیکر: آپ پوری ایک مکمل تقریر کر رہے ہیں۔

جناب نثار احمد: زمونږ په ایکس فاټا کښې-----

جناب سپیکر: اتنا ٹائم نہیں ہوتا ہے، I can't give you more time. ریزولیوشن کے لئے Rule relaxکرانے کا کہیں، بی بی۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): جناب سپیکر، میں نے ایک دو باتیں کرنی ہیں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، اب تو نماز کا بھی ٹائم ہے۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں Quickly, within two minutes یہ چونکہ میر کلام نے بھی بات کی ہے اور نثار صاحب نے بھی کی ہے، میری سر، صرف اتنی ریکویسٹ ہے کہ Sweeping statements سے گریز کیا جائے، یہاں پہ ہماری پوری فورس بیٹھی ہوتی ہے، پولیس فورس کی یہاں پہ بات ہوئی ہے تو یہ بات کہنا کہ پوری پولیس، یہ سر، کچھ لوگ ہو سکتے ہیں، ہر جگہ پہ ہوتے

ہیں، خدانخواستہ کل کو اگر کسی ایم پی اے نے کچھ کیا اور یہ بات ہو جائے کہ یہ تو پوری اسمبلی ہی ایسی ہے تو یہ مناسب نہیں ہے۔ دوسری سر، میری ریکویسٹ یہ ہے کہ جو Specific issue ہو وہ پہلے سے Communicate کر دیا کریں تاکہ ہم Concerned department سے رپورٹ لے کر یہاں پہ دونوں سائیڈ پہ بات ہو۔ جو انہوں نے بات کی، دیکھیں اگر یہ میرے ساتھ Discuss کرتے تو میں یقیناً اس کے اوپر جو انہوں نے افغانستان کے ایک Institution کی بات کی ہے، تو میں یقیناً فارن آفس سے بات کرتا، میں ان سے رپورٹ لے لیتا۔ اس طرح جو انہوں نے Law & order کی Situation بات کی ہے، تو ضروری ہے کہ دوسری سائیڈ کا بھی Version آ جائے، پولیس ہمیں رپورٹ دے کہ کتنی Target killings ہوئی ہیں، کتنی FIRs ہوئی ہیں، کتنی گرفتاریاں ہوئی ہیں؟ جو انہوں ہاسپیٹل کی بات کی ہے، اب سر، یہ ایسا Allegation ہے کہ یہ جب رپورٹ ہو جاتی ہے پھر اس کی Backing میں Data کچھ نہیں ہوتا، ڈیپارٹمنٹ کچھ کہہ رہا ہوتا، یہ کچھ، پورے Procedures follow ہوئے ہوتے ہیں، تو میری سر، یہ ریکویسٹ ہے کہ اس طرح کے اگر Specific Issues ہیں تو ایک تو Sweeping statement نہ دیں، دوسرا ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے رپورٹ لینا ضروری ہے، تو یہ پہلے سے اسمبلی سیکرٹریٹ کو Intimate کیا کریں۔ Thank you.

جناب سپیکر: اس میں تو پھر پوائنٹ آف آرڈر ہی ختم ہو جاتا ہے اور اصولاً پوائنٹ آف آرڈر یہ ہوتا ہی نہیں ہے، یہ ہوتا ہے کوئی آئینی خلاف ورزی ہو رہی ہے، Rules کی خلاف ورزی ہو رہی ہے During the proceeding تو One can raise the Point of Order وہ پھر نشاندہی کر سکتا ہے جی کہ یہ Constitution کی، اب یہاں یہ Sweeping statement تو یہ سلسلہ شروع ہو گیا ہے اسی لئے میں نے یہ کہا، آپ کو کون یہاں پہ جواب دے گا؟ آپ مثال بہر حال چوک یادگار میں جا کے پیش کریں، یہ کوئی طریقہ ہے، آپ نے Rules پڑھے ہیں، آپ کو قانون کا پتہ ہے، آپ نے Rules پڑھے ہیں، کیا Rules میں ایسا ہے؟ جب Rules میں نہیں ہے تو پھر آپ کو کس نے ایم پی اے بنا دیا، ایم پی اے کو Rules کا پتہ ہونا چاہیئے، Where you don't know the rules, why you are setting here? آپ کو تو ہاؤس سے باہر بیٹھنا چاہیئے، آپ کو تو Rules کا نہیں پتہ، قاعدے کا نہیں پتہ، قانون کا نہیں پتہ، چوک یادگار کی تقریریں یہاں شروع کر دیتے ہیں آپ، آئندہ آپ کو ٹائم نہیں ملے گا ان شاءاللہ۔

Nighat Orakzai Sahiba, move your motion.

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> تھینک یو، جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> بزنس لاتے نہیں ہیں، نہ بزنس کا پتہ ہے اور تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں، Legislation کرائیں، کوئسچن لائیں، ایڈجرنمنٹ موشن لائی، یہ آئندہ میں کسی کو پوائنٹ آف آرڈر نہیں دونگا، جہاں پوائنٹ آف آرڈر دونگا تو میں پوچھونگا کہ آئین کی کونسی خلاف ورزی ہو رہی ہے؟ اور آپ بڑے بدتمیز شخص ہو، صرف اخباروں کی خبر چاہیئے تو پریس کانفرنس کرو۔ جی نگہت بی بی۔

## قاعدہ کا معطل کیا جانا

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> سر، میں 240 کے تحت 124 کو معطل کرا کے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت چاہتی ہوں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Is it the desire of the House that rules 124 may be suspended under rule 240 to allow the honourable Member, to move her resolution? Those who in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it, rule is suspended.

## قرارداد

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ ہر گاہ کہ صوبائی حکومت نے پشاور ترقیاتی ادارے پی ڈی اے کے زیر نگرانی پشاور ماڈل ٹاؤن کی مجوزہ سکیم پر عرصہ دراز سے کام شروع کیا ہوا ہے اور عنقریب اسے حتمی شکل دے دی جائے گی جس سے صوبے کے عوام کی رہائشی سہولیات کے ساتھ ساتھ سرمایہ کاری اور روزگار کے بہترین مواقع میسر ہونگے۔ مذکورہ سکیم میں سرکاری ملازمین، عام شہریوں کے لئے رہائشی پلاٹس، پارکس، ہسپتال، کالجز، یونیورسٹیاں وغیرہ کیلئے اراضی مختص کرنا پلان کا حصہ ہے۔ چونکہ گزشتہ ادوار میں صوبائی اسمبلی کی بلڈنگ کی تعمیر کے لئے حیات آباد میں مختص دو سو کنال اراضی شوکت خانم کینسر ہسپتال، ایس او ایس ویلج اور دوسرے اداروں کو الاٹ کر دی گئی تھی جس کی وجہ سے اسمبلی کی عمارت کو موجودہ عمارت کی جگہ پر ہی توسیع کر دی گئی ہے لیکن اسمبلی کے ملازمین کے لئے ذاتی رہائش کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے پرزور سفارش کرتی ہے کہ پشاور ترقیاتی ادارے کے زیر نگرانی بننے والے پشاور ماڈل ٹاؤن کی مجوزہ سکیم کے ماسٹر پلان میں اسمبلی سیکرٹریٹ

کے تمام In service اور ریٹائرڈ ملازمین کے لئے الگ سے حصہ مختص کیا جائے تاکہ ان کا بھی ذاتی رہائش کا خواب شرمندہ و تعبیر ہو سکے۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، کامران بنگش صاحب۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): سر، اس کے بارے میں Probably Comment نہیں کر پاؤنگا کیونکہ آپ Custodian of the House ہیں، آپ یہاں کے سپیکر ہیں، تو آپ ہی کی Rulingاس میں Prevail کرے گی۔ میری صرف ایک Submission ہے، یہاں پہ جس قسم کا ہم Culture پچھلے تین سال میں Adopt کر چکے ہیں، ایک دوسرے کے لئے Tolerance اور وہ، تو سر، کچھ لوگ جس سائیڈ سے بھی ہیں، وہ اس ماحول کو خراب کرنا چاہتے ہیں لیکن میں صرف اس سائیڈ سے بھی اور اس سائیڈ کے ممبرز کے Behalf پہ بھی یہ Commit کر رہا ہوں کہ ہم ماحول کو نہیں خراب ہونے دیں گے، ہمارے اوپر Personal attacks اگر ہوتے ہیں، اگر کچھ بھی ہوتا ہے تو ہم Tolerantly اور جو آج ہم نے Bill پاس کیا ہے Countering Violent Extremism والا میں یہ سمجھتا ہوں کہ کچھ ممبرز کو ہم ادھر ضرور داخلہ دینگے تاکہ ان کی بھی تھوڑی سی تربیت ہو جائے کہ اپنی مدعا کو، اپنی بات کو کیسے پیش کرنا ہے۔

جناب سپیکر: دوسرا یہ تمام ایم پی ایز پہ لازم ہے کہ ان کو Code of Conduct کا پتہ ہونا چاہیئے، ہماری Books موجود ہیں Handover کی گئی ہیں، ان کو پڑھیں اور ان کے مطابق چلیں۔ ایک پوائنٹ آف آرڈر پہ ایک شخص تقریر کرتا ہے اور دس ڈیپارٹمنٹ کا ذکر کر دیتا ہے تو کونسا ایسا منسٹر ہے جو اس کو Respond کر سکے گا اور آگے سے اتنی بدتمیزی کرنا، یہ آئندہ Tolerate نہیں ہو گی اور نہ میں کوئی ریزولیوشن لونگا آئندہ جو کہ میرے ایجنڈے کے اوپر نہیں ہو گی۔

The sitting is adjourned till 02:00 PM, Tuesday, 31st August 2021.

---

(اجلاس بروز منگل مورخہ 31 اگست 2021ء بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)